رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

# الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ر

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ر

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| نمبر ۱۳ | ۱۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲ |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۵ جولائی پالم پور سے روانہ ہو کر لاہور تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۲۶ جولائی مغرب کے وقت بذریعہ موٹر رونق افروز قادیان ہوئے ٭

۲۴ جولائی احراریوں کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے لوکل انجمن کے زیر اہتمام ایک اور جلسہ ہوا جس میں جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ جناب میر قاسم علی صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب نے اعتراضات کے جواب دیئے ٭

۲۸-۲۹ جولائی دھاریوال میں عیسائیوں سے اہم مناظرہ قرار پایا ہے۔ جس میں نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ مولوی عبدالغفور صاحب۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم اور مولوی علی محمد صاحب اجمیری شامل ہونگے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ بھی حالات کی نگرانی کے لئے بذات خود تشریف لے جائینگے۔ دور و نزدیک سے شامل ہونے والے احمدیوں کے کھانے وغیرہ کے انتظام کے لئے مجلس معتمدین نے نظارت ضیافت کی مد خورد و نوش سے اخراجات منظور کئے ہیں ٭

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### انسانی فطرت دائمی نجات چاہتی ہے

(فرمودہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

"آریوں کی دعا بھی ترمیم کے قابل ہے۔ کیونکہ ان کی مکتی سے مراد جاودانی مکتی نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک محدود وقت تک انسان جونوں سے نجات پاتا ہے۔ اور چونکہ روحیں محدود ہیں۔ اور نئی روح پرمیشر پیدا نہیں کر سکتا۔ مجبوراً ان نجات یافتہ کو نکال دیتا ہے۔ پس جب ان کے پرمیشر نے جاودانی مکتی ہی نہیں دینی۔ تو دعا بھی ترمیم کر کے یوں مانگنی چاہیئے۔ کہ اے پرمیشر تو جو دائمی مکتی دینے کے قابل نہیں ہے۔ تو ایک خاص وقت تک مجھے نجات دے۔ اور پھر دھکا دے کر اسی دار المحن دنیا میں بھیجدے۔ اور فطرت بھی بدل ڈال۔ کہ اس میں جاودانی نجات کا تقاضا ہی نہ رہے ٭

مجھے تعجب ہے۔ کہ یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ کہ انسانی فطرت کا تقاضا جاودانی نجات کا ہے۔ نہ عارضی کا۔ اور عارضی نجات والا جس کو یقین ہو کہ وہ پھر انہی تلخیوں میں بھیجا جائے گا۔ کب خوشی حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے پرمیشر پر انسان کیا بھروسہ اور امید رکھ سکتا ہے۔ بقول شخصے۔

با خویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری

حقا کہ واجب آمد از تو فرار کردن"

(الحکم ۱۷ راگست سنہ ۱۹۰۳ء)

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل قادیان

ایڈیٹر — غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

نمبر ۱۱ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۴ء | جلد ۲۲

## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۹۔ جولائی کی ڈاکٹری اطلاع آمدہ از پالم پور مظہر ہے۔ کہ حضور کو گزشتہ رات سر درد کے دورہ کے باعث تکلیف رہی۔ نیند بھی نہ آئی مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ۲۴۔ جولائی کو حضورؑ واپس تشریف لائیں گے۔

نظارت تعلیم و تربیت نے امسال جامعہ احمدیہ کے لئے ۲۰۔ جولائی سے لیکر ۵۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک اور باقی درسگاہوں کے لئے ۱۱ اگست سے لیکر ۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک تعطیلاتِ موسم گرما منظور کی ہیں

۲۲۔ جولائی مسماۃ کریم النساء صاحبہ زوجہ مولوی محمد موسیٰ صاحب مرحوم ساکنہ سنور اور سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ میاں خان محمد صاحب ساکنہ موچی پورہ ضلع ملتان کی نعشیں قادیان پہنچیں۔ یہ دونوں سنور میں امانتاً مدفون تھیں۔ جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے ۲۰۔ جولائی کو مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب کو گھاراں ضلع سیالکوٹ ایک مناظرہ کے سلسلہ میں روانہ کیا گیا۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کا مطلب

(فرمودہ ۲۴۔ جولائی ۱۹۰۳ء)

فرمایا۔ "شریعت کی بنا، نرمی پر ہے۔ سختی پر نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے یہ مراد ہے۔ کہ جو ان مندروں اور تھانوں پر ذبح کیا جائے۔ یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ اس کا کھانا تو جائز نہیں ہے لیکن جو جانور بیع و شرا میں آجاتے ہیں۔ اس کی حلت ہی سمجھی جاتی ہے۔ زیادہ تفتیش کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھو حلوائی وغیرہ بعض اوقات ایسی حرکات کرتے ہیں۔ کہ ان کا ذکر بھی کراہت اور نفرت پیدا کرتا ہے۔ لیکن ان کی بنی ہوئی چیزیں آخر کھاتے ہی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کہ شیرینیاں طیار کرتے ہیں۔ اور میلی کچیلی دھوتی میں بھی ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اور جب کھانڈ طیار کرتے ہیں۔ تو اس کو پاؤں سے ملتے ہیں۔ چوہڑے۔ چمار گوڑ وغیرہ بناتے ہیں۔ اور بعض اوقات جھوٹے رس وغیرہ ڈال دیتے ہیں۔ اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ ان سب کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح پر اگر تشدد ہو۔ تو سب حرام ہو جائیں۔ اسلام نے مالایطاق تکلیف نہیں رکھی ہے۔ بلکہ شریعت کی بنا نرمی پر ہے۔"

(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغی رپورٹیں۔

# مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

## اوکاڑہ میں تبلیغ

نیاز محمد صاحب اوکاڑہ سے لکھتے ہیں:۔
۶ لغایت ۸- جولائی یہاں غیر احمدیوں کا جلسہ تھا۔ حیات مسیح پر ان کے ایک مولوی صاحب نے جو تقریر کی۔ اس پر ہمیں کسی قسم کی جرح کی اجازت نہ دی گئی۔ لیکن ختم نبوت والی تقریر پر آدھ گھنٹہ سوالات کرنے کا موقعہ دے دیا گیا مولوی دل محمد صاحب مبلغ نے نہایت معقول رنگ میں اجرائے نبوت کو ثابت کیا۔ اس کے علاوہ ایک علیحدہ جلسہ کا انتظام کیا گیا جس میں مولوی دل محمد صاحب نے تمام اعتراضات کے مسکت جواب دیئے:۔

## سکھ اور سردار کھڑک سنگھ صاحب

احمد علی صاحب اودھیکے نیویں سے لکھتے ہیں۔ ایک سکھ دوست عرصہ زیر تبلیغ تھے۔ اب اسلام کے ساتھ ان کا انس بہت بڑھ گیا ہے۔ قرآن کریم کا کثرت سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اب افسران گوردوارہ نے جہاں وہ گیانی ہیں۔ حکماً انہیں قرآن کے مطالعہ کی ممانعت کر دی ہے۔ چند روز ہوئے سردار کھڑک سنگھ صاحب یہاں آئے سکھوں نے "کھڑک سنگھ غدار وطن گو بیک" کے نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ اور وہ شخص جسے اپنی طاقت پر اس قدر غرور تھا۔ کہ ابھی چند روز ہوئے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے اعلان کر رہا تھا۔ اسے ایسے حالات میں سے گزرنا پڑا

## کریام کے انصار اللہ

عبد الغنی صاحب کریام سے لکھتے ہیں۔ کہ یہاں سترہ انصار اللہ ہیں۔ جنہوں نے تبلیغ کے لئے گاؤں اور وقت مخصوص کر رکھے ہیں۔ اور وقت مقررہ پر جا کر باقاعدہ تبلیغ کرتے ہیں۔ حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت اور میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر بھی خاص طور پر تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں:۔

## سندھ میں تبلیغ

مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ سندھ لکھتے ہیں۔ اس ہفتہ میں تین لیکچر دیئے۔ ایک پولیس افسر سے تھانہ میں مباحثہ کرایا۔ صوبہ ڈیرہ میں ایک جلسہ کیا۔ دس معززین کو ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی۔ انصار اللہ بھی تبلیغ کرتے رہتے ہیں:۔

## کانپور میں جلسہ

عبد الغفار خان صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ انجمن احمدیہ کانپور کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۲- جولائی سے ۱۴- جولائی ۱۹۳۴ء تک ہوا۔ حضرات علماء نے نہایت معقول اور مدلل طریقہ سے حق تبلیغ ادا کیا:۔

## بھدرک میں تبلیغ احمدیت

شیخ شمس الدین صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں: ۱۰، ۱۶ جولائی کو شیخ کفایت اللہ صاحب احمدی کے مکان پر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی۔ احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی مرد- اور مستورات بھی تقریر سننے کو آئیں۔ ضرورت نبوت- اور ضرورت بیعت وغیرہ کے متعلق بھی اچھی طرح سمجھایا گیا:۔

بعد از جلسہ دو تین غیر احمدیوں نے ایک احمدی نوجوان مسمی ہارون رشید صاحب سے بہت سے سوالات کئے۔ جن کے جوابات انہوں نے نہایت وضاحت سے دیئے۔ ۱۲ بجے رات تک یہ سلسلہ جاری رہا:۔

# سنہ ۱۹۳۴ء کا دوسرا یوم التبلیغ
اور
# یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۱- اس سال دوسرے یوم التبلیغ کے لئے ۳۰- ستمبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اس تاریخ کو مرزا احمد بیگ صاحب ہوشیار پوری بموجب پیشگوئی فوت ہوئے تھے۔ یعنی ۳۰- ستمبر ۱۸۹۲ء کو۔ احباب اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں:۔

۲- اس سال سیرت نبویؐ کے جلسوں کے لئے ۲۵- نومبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے اس کے لئے بھی احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اس کے لئے حسب ذیل مضمون رکھے گئے ہیں:۔

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ:۔

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپؐ نے کس طرح ادا فرمایا:۔

نوٹ:۔ الفضل کے خاتم النبیین نمبر کے لئے جو مضامین بھیجے جائیں۔ وہ ان ہر دو عنوانوں کے ماتحت ہوں وہی مضامین شائع کئے جائیں گے۔ جو ان کے ضمن میں ہونگے:۔

(ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان)

# جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں

اگست میں اساتذۂ جامعۂ احمدیہ- مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں۔ نیز جامعۂ احمدیہ کی اعلےٰ جماعتوں کے طلباء کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائیں گی۔ ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں میرا ارادہ ہے۔ کہ اگر جماعتیں جولائی- اگست ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں۔ تو میں ان اساتذہ اور طلباء سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد لے سکتا ہوں۔ پس احباب مجھے ابھی سے اطلاع دیں۔ کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تا میں مشورہ کرنے کے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کے لئے مناسب ہدایات دے دوں۔ اس موقعہ کو احباب غنیمت سمجھیں۔ اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ- قادیان

# نظارت تعلیم و تربیت کو آنریری کارکنوں کی ضرورت

## مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہِ

صیغہ تعلیم و تربیت کے لئے کچھ ایسے دوستوں کی ضرورت ہے۔ جو تربیت جماعت کے لئے کچھ وقت دے سکیں۔ مثلاً سکولوں کے مدرسین یا اور ملازم پیشہ احباب جن کو سرکاری طور پر موسمی یا اور اور تعطیلیں مل جاتی ہیں۔ یا مل سکتی ہوں۔ اور وہ ان تعطیلوں میں سے کچھ وقت دین کی خدمت کے لئے وقف کر سکیں۔ براہ کرم ایسے احباب اپنے نام سے مجھے اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں۔ کہ وہ کس قدر وقت اور کس ماہ میں دے سکیں گے۔ نیز اس کے علاوہ اور صاحب بھی جو ملازم پیشہ نہ ہوں اور وقت دے سکیں۔ وہ بھی اپنے نام لکھوا سکتے ہیں:۔

اخراجات سفر صیغہ ہذا سے دیئے جائیں گے:۔

احباب کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کار خیر میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے:۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اخبار احمدیہ

## علاقہ پونچھ میں تبلیغ احمدیت

رام پور (پونچھ) ۲ - جولائی حبیب احمد صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:- غنی جو - عزیز ڈار - یعقوب خان جو پہلے کبھی نماز کے قریب نہ پھٹکتے تھے - آج مسجد میں جمع ہوئے - اپنی گزشتہ کوتاہیوں پر اظہار افسوس کیا - اور آئندہ کے لئے ہر نماز کے وقت باقاعدہ مسجد میں حاضر ہونے کا اقرار کیا - جیچ کس نے برادر عبدالکریم خانصاحب یوسف زئی کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کی - تبلیغ کا کام ترقی پر ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات کو لوگ دلچسپی سے سنتے ہیں - اور ان پر اچھا اثر ہوتا ہے - تمام احباب تبلیغ میں کامیابی کے لئے دعا کریں :۔

## ضلع جالندھر میں تبلیغی لیکچر

۱۲ لغایت ۱۵ جولائی شیخ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل نے میانوالی بھلور - نورمحل میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام - سلسلہ احمدیہ کی اہمیت و ضرورت - نیز فضائل اسلام پر لیکچر دیئے - لیکچروں کی اطلاع مطبوعہ اشتہارات کے علاوہ منادی سے بھی کرائی جاتی رہی - مسلمان - ہندو اور عیسائی صاحبان کا سمجھدار طبقہ لیکچروں میں دلی شوق سے شامل ہوا اور نہایت امن و اطمینان سے سنتا رہا :۔

نورمحل میں لیکچر کے دوسرے دن شہر کے بعض معززین نے جن میں مقامی جامع مسجد کے خطیب صاحب بھی شامل تھے سلسلہ کے خصوصی عقائد پر سوالات کئے - یہ سلسلہ مسلسل ۵ گھنٹے جاری رہا - اور اللہ کے فضل سے تبلیغ مؤثر انداز میں ہوئی -

(نامہ نگار)

## کاٹھ گڑھ میں تبلیغی جلسہ

۱۵ - جولائی ۱۹۳۴ء کو رات کے وقت جامع مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا - جس میں مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز نے لیکچر دیا - دوسرے روز منادی کرانے کے بعد تین بجے تبلیغی جلسہ ہوا - جس میں مولوی صاحب نے فضائل اسلام پر تقریر کی - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو اسلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا - تقریر اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی - بعد میں اعتراض کرنے کا موقعہ دیا گیا - ایک آریہ نے چند سوالات کئے - جن کا جواب دیا گیا سوال و جواب قریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتے رہے - خاکسار محمد ابراہیم از کاٹھ گڑھ :۔

## درخواست ہائے دعا

۱ - چودھری نورالدین صاحب ذیلدار چک $\frac{6}{110}$ ضلع منٹگمری - ۱۱ - جولائی سے سخت بیمار اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں - وہ احباب سے دعائے صحت کی درخواست کرتے ہیں - خاکسار محمد الدین - ملتانی - قادیان :۔ ۲ - میرا نواسہ عزیز حمید اللہ ابن سیٹھ غلام حسین صاحب حیدر آبادی ہفتہ عشرہ سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہے - احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں - نیز اس عاجز کو کچھ عرصہ سے وجع الفواد کی شکایت ہے - میرے لئے بھی دعا کی جائے :۔ خاکسار غلام قادر شرقی جگلور ۳ - میرے بھائی صاحب ۷ - ماہ سے دق میں مبتلا - اور دھرم پورہ سینے ٹوریم میں زیر علاج ہیں - ان کے لئے نیز ڈاکٹر محمد منیر صاحب احمدی کی صحت یابی کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں - خاکسار ذکاء اللہ ۴ - ۱۷ - جولائی خاکسار کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی - والدہ اور مولودہ دونوں کمزور ہیں - احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے خاکسار مرزا محمد حسین - راولپنڈی :۔ ۵ - میں مرض ذیابطیس میں مبتلا ہوں - احباب دعا کریں - اللہ تعالے صحت کاملہ عطا فرمائے :۔ خاکسار حکیم محمد فیروزالدین - قادیان - ۶ - میرے بھائی چودھری عبدالقدیر خان صاحب بیمار ہیں - اور علاج کے لئے دہلی گئے ہوئے ہیں صحت کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے - خاکسار عبدالرحیم خان قادیان :۔

## اعلان نکاح

۱۷ - جولائی ۱۹۳۴ء کو شیخ رحمت اللہ صاحب پسر خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب برج انسپکٹر آف وزیرآباد کا نکاح مسماۃ نسیم صغریٰ بنت شیخ محمد حسین صاحب آف گوجرانوالہ کے ساتھ بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی عبدالحمید صاحب منشی فاضل نے نئی دہلی میں پڑھا - اللہ تعالے جانبین کے لئے مبارک کرے - خاکسار میر حمید اللہ عیسے خیل - ضلع میانوالی :۔

۲ - برخوردار ولد اللہ یار خانصاحب کھوکھر سکنہ تونسہ شریف کا نکاح مسماۃ مائی آمنہ ہمشیرہ غلام علی صاحب سکنہ کوٹ قیصرانی سے بعوض یکصد روپیہ مہر بتاریخ ۱۳ - جولائی کو خاکسار نے پڑھا - اللہ تعالے مبارک کرے - خاکسار ابو احمد محمد خان - از کوٹ قیصرانی :۔

## حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا خط

### درخواست دعا

سری نگر - ۲۰ - جولائی - حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

میں کل سے پیشاب کی بندش کی وجہ سے سخت بیمار ہوں - ایسا شدید حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا - تیس گھنٹے سے پیشاب جاری نہیں ہوا - نلکی سے نکالنا پڑتا ہے - احباب خاص طور پر دعائے صحت کریں :۔

## یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

برادران یوم التبلیغ کا اعلان آپ نے الفضل میں ملاحظہ کر لیا ہوگا - اس کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات کو مدنظر رکھا جائے - اور اس کے لئے ابھی سے انتظام شروع کر دیا جائے :۔

(۱) اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے - اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غیر احمدی نہ ہو - تو کسی دوسرے دوست کے ساتھ مل کر اس کے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے :۔

(۲) اگر ایک گاؤں سارا احمدی ہے - اور اس گاؤں کے نزدیک ان کے رشتہ دار بھی نہیں ہیں - تو کسی دوسرے گاؤں کے احمدیوں کے ساتھ مل کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کرنی چاہیئے اس اصل کے مطابق تمام جماعتوں کو پہلے سے پروگرام بنا لینا چاہیئے :۔

(۳) قادیان کے ارد گرد کی جماعتیں بھی اطلاع دیں - تاکہ قادیان کے لوگ ان کے پاس پہنچ کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کر سکیں :۔ (ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان)

## جلسوں کے لئے مبلغین موجود ہیں

اگست میں اساتذہ جامعہ احمدیہ - مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول فارغ ہونے والے ہیں - نیز جامعہ احمدیہ کی اعلےٰ جماعتوں کے طلباء کو ماہ جولائی میں رخصتیں ہو جائیں گی - ان میں سے بعض نہایت عمدہ تقریریں کر سکتے ہیں - میرا ارادہ ہے - کہ اگر جماعتیں جولائی - اگست - ستمبر میں اپنے سالانہ جلسے منعقد کریں تو میں ان اساتذہ اور طلباء سے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ مدد دے سکتا ہوں - پس احباب مجھے ابھی سے اطلاع دیں - کہ وہ ان تین ماہ میں کس تاریخ کو جلسہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - تا میں مشورہ کرنے کے بعد قبل از وقت پروگرام مرتب کر کے مقررین کو تیاری کرنے کیلئے مناسب ہدایات دیدوں - اس موقعہ کو احباب غنیمت سمجھیں - اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳ قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲

# کانگرس کی خانہ جنگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس نے جب ملک میں قانون شکن اور خلاف امن تحریکات شروع کیں۔ اور لوگوں میں ملکی انتظام درہم برہم کرنے کی سپرٹ پیدا کرنی چاہی۔ تو دور اندیش اور امن پسند حلقوں کی طرف سے بار بار اس پر واضح کیا گیا۔ کہ یہ طریق عمل نہ صرف ملک کے لئے تباہ کن اور بربادی بخش ہے۔ بلکہ خود کانگرس کے لئے بھی نقصان رساں ہے۔ مگر بے جا جوش و خروش کے طوفان میں اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ بالآخر کانگرسی تحریکات کے نتیجہ میں اہل ہند کو جس بربادی اور تباہی سے دوچار ہونا پڑا وہ ظاہر ہی ہے۔ مگر کانگرس کی اپنی جو حالت ہو چکی ہے۔ وہ بھی نہایت عبرتناک ہے۔ آج جبکہ کانگرس حکومت کے مقابلہ میں کلیتہً ناکام ہو کر اس کے آگے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو چکی ہے۔ اس امن شکن اور نظام کو برباد کر دینے والی سپرٹ کی وجہ سے جو خود اس نے لوگوں میں پیدا کی۔ نہایت ہی شرمناک خانہ جنگی اور باہمی کشمکش میں مبتلا نظر آ رہی ہے۔ اور نوبت یہاں تک پہونچ چکی ہے۔ کہ کانگرسی اخبار کانگرس کی اس حالت پر کھلم کھلا ماتم کر رہے ہیں:۔

اخبار "پرتاپ" ۲۱ - جولائی کانگرس کی موجودہ حالت کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"جب سے کانگرس نے سول نافرمانی واپس لی ہے۔ اور اپنے تمام ممبروں کو تعمیری پروگرام پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے اس وقت سے کانگرسیوں کی باہمی رنجش پھر سے نمودار ہو رہی ہے۔ جو طاقت پہلے گورنمنٹ کا مقابلہ کرنے میں صرف کی جاتی تھی وہ اب ایک دوسرے کو تباہ کرنے میں لگائی جا رہی ہے۔ جگہ جگہ پارٹی بازی کا میدان گرم ہے۔ دھڑے بندی ہو رہی ہے ایک دوسرے کے خلاف نہایت ہی شرمناک اور افسوسناک پراپیگنڈا کا طوفان برپا کیا جا رہا ہے۔ حسب معمول یہ سلسلہ اس بار بھی کسی ایک صوبہ یا شہر تک محدود نہیں۔ بنگال والے اپنی جگہ رو رہے ہیں.... یو۔پی میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ بھی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے الہ آباد۔ اور لکھنؤ میں کانگرس کمیٹیوں کے انتخابات کے موقعہ پر جو بدترین چالیں چلی گئیں۔ انہوں نے یو۔پی کی کانگرس کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ فریقین نے اپنے پراپیگنڈہ کو مؤثر ثابت کرنے کے لئے قابل عزت شخصیتوں پر حملہ کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ دیویوں پر وہ حملے کئے گئے جن کے لئے ہر ایک کانگرسی کا سر شرم کے مارے جھک جاتا ہے۔ کچھ ایسا ہی حال دہلی میں ہے۔ پنجاب میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی کیا ضرورت۔ وہ کسی سے چھپا نہیں۔ کم و بیش یہی حال باقی صوبوں کا ہے"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کانگرس میں ہر جگہ خانہ جنگی شروع ہے۔ کانگرسی ایک دوسرے کی عزت برباد کرنے میں مشغول ہیں ایک طوفان بے تمیزی برپا ہے۔ اور بعض جگہ تو حالت انتہا کو پہونچ چکی ہے۔ چنانچہ ناگپور کے متعلق "پرتاپ" (۲۳ - جولائی) لکھتا ہے:۔

"نامعلوم کانگرسیوں کی عقل کو کیا ہو گیا ہے۔ ویسے تو ہر طرف سے ان کے درمیان لڑائی جھگڑے کی خبریں آ رہی ہیں۔ مگر ناگپور سے ابھی ابھی جو اطلاع موصول ہوئی ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ کانگرسیوں کے ایک فریق نے کانگرس کا جلسہ بلایا...... بس پھر کیا تھا۔ وہ شرمناک نظارے دیکھنے میں آئے۔ کہ توبہ ہی بھلی۔ پہلے دونوں پارٹیوں کے درمیان سخت کلامی ہوئی۔ پھر ہاتھا پائی۔ کئی اشخاص مجروح ہوئے۔ اور جلسہ منتشر کرنا پڑا"۔

۲۱ - جولائی کو امرتسر میں کانگرس کا جو جلسہ ہوا۔ اس کا ذکر کرتا ہوا اخبار "ملاپ" (۲۴ - جولائی) لکھتا ہے:۔

"وہ افسوسناک واقعات ظہور میں آئے جن کی وجہ سے پنجاب کے ہر قوم پرست کا سر ندامت سے جھک گیا۔ کانگرس کا جلسہ ہوا۔ اور امن قائم رکھنے کے لئے وہاں پولیس موجود رہی"۔ تاہم "ایک آدمی کرپان سے زخمی ہوا۔ اینٹیں برسائی گئیں [illegible] لڑائی ہوئی۔ گالیاں دی گئیں [illegible] کانگرس کا جسے ہم ہندوستان کی واحد نمائندہ جماعت کہتے ہیں۔ جسے ہندوستان کی آزادی کی واحد علمبردار کہتے ہیں"۔

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ وہی کانگرس جو پولیس کی ملازمت کو قومی جرم قرار دیتی۔ اور کوشش کرتی رہی۔ کہ کوئی ہندوستانی اس محکمہ میں ملازم نہ رہے۔ وہ اب اس بات کی محتاج ہو گئی ہے۔ کہ اپنے جلسے اسی پولیس کی حفاظت میں منعقد کرے اور جب خود گاندھی جی اپنی جان کی حفاظت کے لئے پولیس کی خدمات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ تو کانگرسیوں کو پولیس کی امداد حاصل کرنے میں کیا دریغ ہو سکتا ہے:۔

اس قسم کی خانہ جنگی کے علاوہ کانگرس میں اصولی اختلافات بھی روز بروز ترقی کر رہے ہیں۔ مالویہ جی اور مسٹر اینے وغیرہ کانگرس سے علیحدگی اختیار کرنے کی دھمکیاں دے چکے ہیں اور بھی بہت سے لوگ کانگرس سے علیحدہ ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ چنانچہ "ملاپ" (۲۴ - جولائی) لکھتا ہے:۔

"پنجاب میں ہندو قوم پرستوں کا تمام گروہ کانگرس سے علیحدہ ہو جائے گا۔ بنگال کے وہ قوم پرست جو کمیونل ایوارڈ کے خلاف ہیں۔ کانگرس سے الگ ہو جائیں گے۔ بمبئی میں مسٹر کیلکر ڈاکٹر مونجے اور کتنے ہی اصحاب کانگرس کی مخالفت کرینگے اور بھی کتنی ہی جگہوں پر اختلافات کی خلیج وسیع ہونے لگیگی"۔

غرض اس وقت کانگرس کی حالت نہایت ہی عبرتناک ہو رہی ہے۔ اور صاف طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ

"اگر ہماری ذہنیت یہی رہی۔ جو آج کل ہے۔ تو اس وقت سوراج مل جانے پر بھی کیا امن قائم رکھنے کے لئے برطانوی پولیس کی ضرورت نہیں ہوگی"۔

یہ وہ بات ہے۔ جو اس وقت بار بار کانگرسیوں کے گوش گزار کی گئی۔ جبکہ وہ ملک میں قانون شکنی اور شورش انگیزی میں مصروف تھے۔ انہیں بتایا گیا۔ کہ عوام میں شوریدہ سری اور نظام ملکی کو درہم کرنے کا جذبہ پیدا کر کے اگر وہ سوراجیہ حاصل بھی کر لیں۔ تو اس سے فائدہ اٹھانا ناممکن ہوگا۔ اور ایسی خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ جو ملک کو تباہ کر دے گی۔ مگر اس وقت یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آتی تھی۔ اب جبکہ ایک طرف تو انہیں اپنی کوششوں میں ناکامی ہو چکی ہے۔ اور دوسری طرف شرمناک خانہ جنگی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اسے سمجھنے لگے ہیں۔ لیکن ضروری ہے۔ کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہے۔ اور جس قسم کی ذہنیت انہوں نے پیدا کی۔ اس کا خمیازہ بھگتیں۔ چنانچہ ہر جگہ بھگت رہے ہیں اور حالات بتا رہے ہیں۔ کہ اگر کانگرسیوں نے اپنی ذہنیت نہ بدلی ذاتی اغراض کی خاطر قوم کو نقصان پہنچانے سے باز نہ آئے اور ان کی باہمی کشمکش جاری رہی۔ تو نتیجہ نہایت خطرناک ہوگا۔ اور ملک ایک اور مصیبت میں مبتلا ہو کر سخت نقصان اٹھائے گا۔ کاش یہ لوگ ہندوستان کو کامل آزادی اور پورن سوراجیہ دلانے کی بجائے اس نقصان سے ہی بچائیں۔ جو ان کی باہمی لڑائی فساد سے پہونچ رہا ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# الفضل

نمبر ۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

# گاندھی جی پر ہندوؤں کی یورش

## فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت پر آمادہ کرنیکی کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور میں گاندھی جی تو روپیہ جمع کرنے کی انتہائی کوشش کرتے رہے۔ اور ہر لمحہ ان کی زبان پر روپیہ لاؤ۔ روپیہ لاؤ رہا۔ لیکن ہندو اس جدوجہد میں مصروف رہے۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو گاندھی جی کو اس فیصلہ سے برگشتہ کیا جائے۔ جو کمیونل ایوارڈ کے متعلق انہوں نے کانگرس سے کرایا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ کانگرس وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ فیصلہ کی نہ مخالفت کرتی ہے۔ نہ تائید:۔

ظاہر ہے۔ کہ کانگرس نے یہ اعلان کر کے مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں پر کوئی احسان نہیں کیا۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ فرقہ وارانہ فیصلہ کی نہایت زور اور شدت کے ساتھ مذمت کی گئی ہے۔ اسے قومی معیار سے گرا ہوا قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے مسترد کرانے کے لئے بے تابی کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن یہ باتیں چونکہ ذرا پیچ در پیچ انداز میں کہی گئی ہیں۔ اس لئے ہندو ان سے مطمئن نہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کانگرس کے پروگرام میں فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کو داخل کر دیں۔ چنانچہ ہندوؤں اور سکھوں کے جتنے وفود ان کی خدمت میں پیش ہوئے۔ انہوں نے یہی مطالبہ کیا۔ اور بھی کئی رنگوں میں ان پر زور ڈالا گیا حتےٰ کہ ان سے کہلا ہی لیا گیا۔ کہ

"میں کمیونل ایوارڈ کو برا سمجھتا ہوں۔ سمجھتا ہوں۔ کہ اس میں ہندوؤں کے ساتھ بے انصافی کی گئی ہے۔ اسے منسوخ بھی کرانا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے تدابیر بھی سوچتا ہوں لیکن فی الحال کانگرس کی پوزیشن سے بہتر پوزیشن میں سوچ نہیں سکا" (ملاپ ۱۸۔ جولائی)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ جو کچھ مہاسبھائی اور متعصب و تنگدل ہندو چاہتے ہیں۔ وہی گاندھی جی کے پیش نظر ہے۔ البتہ اس میں کامیابی حاصل کرنے کی بہتر صورت ان کے نزدیک وہ ہے۔ جو کانگرس نے اختیار کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہندوؤں کے وفد سے کہہ دیا۔ کہ

"میری یہ زبردست خواہش ہے کہ ہم کمیونل ایوارڈ کو مسترد کر دیں۔ اور میں یہ جانتا ہوں۔ کہ ہندو اس میں کس طرح ترمیم کرانا چاہتے ہیں۔ مگر میں نے اس مسئلہ پر پورا غور کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ کمیونل ایوارڈ کو مسترد کرانے کے لئے اپنی توجہ کو مرکوز کرنے سے ہم وائٹ پیپر کے خلاف لڑائی کو کمزور کر رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کا مفاد یہی ہے۔ کہ وائٹ پیپر کو مسترد کیا جائے۔ اس سے کمیونل ایوارڈ خود بخود مر جائے گا"

(ملاپ ۱۷۔ جولائی)

گویا گاندھی جی ایک تیر سے دو شکار مارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کرنے سے اس لئے پرہیز نہیں کر رہے۔ کہ اسے مسترد نہیں کرانا چاہتے۔ یا اس کے متعلق ہندوؤں کے ہم نوا نہیں ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ چاہتے ہیں مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو ساتھ ملا کر وائٹ پیپر کی مخالفت کا متفقہ محاذ قائم کریں۔ اور جب وائٹ پیپر مسترد ہو جائے۔ تو کمیونل ایوارڈ خود بخود مر جائے گا"

ظاہر ہے۔ کہ اس بارے میں مسلمانوں کو آسانی سے دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو ان کے ساتھ خود تو کوئی تصفیہ نہ کریں۔ ان کے حقوق کے متعلق انہیں اطمینان نہ دلائیں۔ اور وہ وائٹ پیپر کو مسترد کرانے کے لئے ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔ اور اس طرح کمیونل ایوارڈ کو دفن کرنے میں ہندوؤں کا ہاتھ بٹائیں۔ اس بات کو گاندھی جی کے سامنے ہندو وفد نے اس رنگ میں پیش کیا۔ کہ

"کمیونل ایوارڈ مسلمانوں کو وائٹ پیپر منظور کرنے کے لئے ایک قسم کی رشوت ہے۔ اس لئے یہ امید موہوم ہے کہ مسلمان وائٹ پیپر کے خلاف لڑائی میں شامل ہونگے"

گاندھی جی نے اس کا جواب دیا۔

"شائد ایسا ہو۔ میں اس بات کی پروا نہیں کرتا۔ کہ کتنے مسلمان وائٹ پیپر کے خلاف لڑائی میں ہمارے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ مگر وائٹ پیپر اور کمیونل ایوارڈ کے خلاف لڑائی کا عملی طریقہ یہی ہے" (ملاپ ۱۷۔ جولائی)

اگرچہ اسی موقعہ کی گفتگو کے دوران میں گاندھی جی کو یہ کہنا پڑا۔ کہ:۔

"کمیونل ایوارڈ گورنمنٹ کی طرف سے اس وقت دیا گیا۔ جب ہم کوئی متفقہ حل اپنی طرف سے پیش نہ کر سکے۔ اب بھی گورنمنٹ یہ کہتی ہے۔ کہ اگر ملک کی طرف سے کوئی متفقہ حل پیش کر دیا جائے۔ تو اسے مان لیا جائے گا" (ملاپ ۱۸۔ جولائی)

مگر باوجود اس کے جب مسلمانوں کے خلاف یہ کہا گیا۔ کہ کمیونل ایوارڈ مسلمانوں کو بطور رشوت دیا گیا ہے۔ تو گاندھی جی کو اس کی تردید کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بلکہ ایک رنگ میں اس کی تائید کر دی۔ تاہم ہندو ان کے پیچھے پڑے رہے۔ اور وہی لوگ جنہوں نے ان کے لاہور آنے پر یہ کہا تھا۔ کہ

"گاندھی جی کو وہ رتبہ حاصل ہے۔ کہ شائد آج تک کسی بھی واحد انسان کو دنیا بھر میں نہ ہوا ہوگا۔ ان کے خیالات معمولی خیالات نہیں ہیں۔ ان کی باتیں معمولی باتیں نہیں ہیں کبھی کبھی تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ زمین پر رہنے والے کسی انسان کی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ آسمان پر بسنے والے دیوتا کی ہیں" (ملاپ ۱۴۔ جولائی)

یہ کہنے لگ گئے۔ کہ

"گاندھی جی کی پالیسی نے ہندوؤں کو کمزور بنا دیا ہے ان کی قومی طاقت کو تباہ کر دیا ہے" اور یہ پوچھ رہے ہیں کہ "کیا مہاتما جی ہندو قوم کی چتا پر سوراج کی عمارت کھڑی کرنا چاہتے ہیں"

"فرقہ وارانہ معاملات میں گاندھی جی کی جو پالیسی رہی ہے اس کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ اور دل کی گہرائیوں سے کرتے ہیں" (ملاپ ۱۶۔ جولائی)

ادھر مالوی۔ اینے اور مونجے وغیرہ زور دے رہے ہیں کہ گاندھی جی اپنا رویہ بدلیں۔ سابقہ تجربہ نے چونکہ مسلمانوں پر واضح کر دیا ہے۔ کہ انہیں کسی صورت میں بھی کانگرس اور گاندھی جی سے بہتری کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ اس لئے گاندھی جی جو بھی طریق اختیار کریں۔ وہ مسلمانوں کے لئے ایک سا ہی ہے۔ البتہ اگر وہ کھلم کھلا فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کانگرس کے پروگرام میں داخل کر لیں تو ممکن ہے بعض مسلمان جو ابھی تک اس غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ کانگرس کو مسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے پر مائل کر سکیں گے۔ ان کی غلطی دور ہو جائے اور وہ جمہور مسلمانوں کے ہمنوا بن سکیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہندوستانی حاجیوں کی تعداد میں کمی

حکومتِ ہند نے حال میں گزشتہ پانچ سال کے حجاج کی جو ہندوستان کے بندرگاہوں سے روانہ ہوئے۔ تعداد بیان کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ حجاج کی تعداد میں روز بروز کمی واقعہ ہوتی جارہی ہے۔ مثلاً ۲۹-۱۹۲۸ء میں جہاں ۱۴۹۸۸ حاجی گئے۔ وہاں ۳۳-۱۹۳۲ء میں یہ تعداد صرف ۷۶۹۰ رہ گئی۔ گویا نصف سے بھی کم ہوگئی۔

ممکن ہے۔ اس میں اقتصادی مشکلات کا بھی دخل ہو لیکن سعودی حکومت پر بھی اس کی بہت کچھ ذمہ واری عائد ہوتی ہے اس کا فرض ہے۔ کہ ہر اس انسان کے لئے جو مسلمان کہلاتا ہے بیت اللہ کی تقدیس اور اس کے برکات کا قائل ہے۔ اور حج کو اپنے لئے فریضۂ مذہبی سمجھ کر اس کی ادائیگی کی خواہش رکھتا ہے۔ ہر قسم کی آسانی اور سہولت مہیا کرے۔ اور اس طرح جہاں اپنی وسیع حوصلگی۔ اور اعلےٰ انتظام کا ثبوت دے۔ وہاں خود بھی زیادہ سے زیادہ منفعت حاصل کرے۔

## گاندھی جی کی پیشگوئی

لاہور سے جاتے ہوئے الہ آباد کے سٹیشن پر گاندھی جی نے ہندوؤں کے بہت بڑے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا:۔

"میں آج آپ لوگوں کے سامنے بالاعلان یہ پیشگوئی کرتا ہوں۔ میرے ان الفاظ کو خوب غور سے سن لو۔ کہ اگر دنیا سے اچھوت کے خوفناک دیو کا کام تمام نہ کیا گیا۔ تو ہندو مذہب بہت جلد صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا"

لیکن اس کے مقابلہ میں راسخ الاعتقاد ہندو یہ پیشگوئی کر رہے ہیں۔ کہ اگر اچھوت اقوام کے متعلق ہندو مذہب کی ہدایات اور روایات کی خلاف ورزی کی گئی۔ تو ہندو دھرم کا کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ گاندھی جی کی اس تحریک کی سرگرم مخالفت کر رہے ہیں۔ دراصل ہندو دھرم پہلے ہی بے حد انسانی دست برد کا شکار ہو چکا ہے۔ اب اگر گاندھی جی کی تحریک کامیاب ہو گئی۔ تو مذہبی دنیا میں اس کا باقی رہنا محال ہوگا۔

## اخبار "النجم" کا عجیب و غریب چیلنج

اخبار "النجم" (۲۰ جولائی) لکھنؤ نے اس بات کا اقرار کرتے ہوئے کہ لکھنؤ میں آج سے دو تین سال پہلے قادیانیوں کی وہ شورش نہ تھی۔ جو اب انہماک کے ساتھ برپا کی جا رہی ہے" یہ عجیب و غریب چیلنج دیا ہے۔ کہ

"اگر مقامی غلمدیوں یا قادیانی اخباروں کو احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا پورا پورا مظاہرہ دیکھنا ہے۔ تو ایک مرتبہ متفقہ قوت کے ساتھ وہ حکومتِ ہند سے اجازت حاصل کر کے مناظرہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ جس میں قادیان سے لے کر لاہور۔ اور لاہور سے لے کر یورپ تک کی تمام قادیانی جماعتیں اور ٹولیاں سب شریک ہوں۔ خود پاپائے قادیان مناظر ہوں اور فیصلہ کن مناظرہ ہو جائے۔ یہ روز روز کے جھگڑے بھی مٹ جائیں گے۔ اور ہر کس و ناکس پر فریقین کی صداقت و بطلان کا راز بھی منکشف ہو جائے گا۔ لیکن یہ واضح رہے۔ کہ اگر ایسا ہی مناظرہ کرنا منظور ہو۔ تو خیر۔ ورنہ اس کے علاوہ ہم کسی اور صورت کو کوئی مفید چیز نہیں خیال کرتے ہیں"

قطع نظر اس سے کہ یہ مطالبہ کہاں تک قرینِ عقل و دانش ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ اس قسم کا مطالبہ کرنے والے کی اپنی کیا حیثیت ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک ایسے اخبار کا ایڈیٹر ہے جس کا نہایت ہی محدود حلقہ ہے۔ اور پھر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ حلقہ اسے اپنا مذہبی راہ نما سمجھتا۔ اور اس کے کسی فیصلہ کا اثر قبول کرنے کے لئے تیار ہو سکے گا۔ ایسے شخص کا یہ کہنا کہ وہ سوائے ایسے مناظرہ کے جس میں قادیان سے لاہور۔ اور لاہور سے لے کر یورپ تک کی تمام قادیانی جماعتیں۔ اور ٹولیاں شریک ہوں۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مناظر ہوں۔ مناظرہ کی کوئی اور صورت مفید ہی نہیں۔ سوائے اس کے کیا معنی رکھتا ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر ایسی محال بات پیش کر رہا ہے جس کا عمل میں آنا ناممکن ہے۔ اور اس کے پردہ میں وہ اپنی ناکامی و نامرادی کو چھپائے رکھنا چاہتا ہے۔ اگر اسے اور اس کے حامیوں میں ہمت ہے۔ اور وہ اپنے عقائد کی صداقت ثابت کر سکتے ہیں۔ تو سامنے آئیں۔ اور ایسی معقول شرائط پر جو فریقین کے لئے مساوی حیثیت رکھتی ہوں۔ جس مسئلہ پر چاہیں۔ مناظرہ کر لیں۔

## بظاہر مردہ بچہ زندہ کیا گیا

لنڈن کی ایک تازہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی ہے۔ کہ ایک بچہ کو جس کا نہ دل حرکت کرتا تھا۔ اور نہ اسے سانس آتا تھا۔ ڈاکٹروں نے زندہ کیا۔ اسی قسم کی خبر نیویارک کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ ان واقعات کو مدنظر رکھ کر ان مردوں کے زندہ ہونے کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ جن کو زندہ کرنے کا معجزہ بائیبل میں یسوع مسیح کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ [illegible] کی حالت [illegible] میں ڈاکٹروں نے بچوں کو زندہ کیا۔ یہ تو ممکن ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی ہو۔ اور خدا تعالےٰ نے شفا عطا کر دی ہو۔ لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ روح کے جسم سے الگ ہو جانے کے بعد پھر زندہ کیا گیا ہو۔

## ڈاکٹر کچلو کا برت

کانگرس کمیٹی امرتسر کے جلسہ میں جو گڑبڑ مچی۔ اور کانگرسی ایک دوسرے کے گلے کا ہار ہوئے۔ اس سے متاثر ہو کر اور آئندہ کے لئے اس قسم کی صورت حالات کو روکنے کے لئے ڈاکٹر کچلو نے سات دن کا برت شروع کیا ہے۔

جب اس قسم کی فاقہ کشی کے موجد اعظم گاندھی جی اس طرح لوگوں میں کوئی نمایاں تغیر نہیں پیدا کر سکے۔ تو ڈاکٹر کچلو کے برت کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اور خاصکر اس صورت میں جبکہ اخبارات میں یہ شائع ہو رہا ہے۔ کہ جلسہ میں گڑبڑ مچانے والی پارٹی ڈاکٹر صاحب ہی کی تھی۔ کیونکہ اس کے ووٹر زیادہ تر پانڈی اور مسٹر صادق حسن کے کارخانہ کے قالین بننے والے تھے۔ جو اپنے آپ کو اقلیت میں دیکھ کر شور مچاتے رہے۔

پس ڈاکٹر کچلو برت رکھ کر اپنے آپ کو گاندھی جی کا مقلد تو ظاہر کر سکتے ہیں۔ مگر کوئی اثر نہیں پیدا کر سکیں گے۔ کاش وہ اصلاحِ حال کا کوئی اسلامی طریق اختیار کرتے۔

## اسلام کے سوا کوئی دین قابل قبول نہیں

عملی طور پر عام مسلمان اشاعت اسلام کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ لیکن افسوس کہ ان کے لیڈر اور مولانا کہلانے والے یہ خواہش بھی نہیں رکھتے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ اسلام میں داخل ہوں۔ بلکہ یہاں تک کہہ گزرتے ہیں۔ کہ کسی کا اسلام قبول کرنا یا نہ کرنا مساوی ہے۔ چنانچہ مولوی ظفر علی صاحب نے بالفاظ "زمیندار" (۱۴ جولائی) "کیمل پور میں درسِ توحید اور تلقین وطن پروری" کرتے ہوئے کہا "ہندو اگر سوراج چاہتے ہیں۔ تو ۵ سال تک قرآن کریم کا عمیق نظری سے مطالعہ کریں۔ پھر ان کو معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نے حریت و مساوات اور اخوت کے جو اصول پیش کئے ہیں وہ کس قدر قابل عمل اور مکمل ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اس تحقیقی کوشش کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے۔ آپ ہندو ہی رہیئے۔ کیونکہ اصل میں مذہب کا سرچشمہ ایک ہی ہے۔ ساغروں کے اختلاف سے شراب کی کیفیت میں فرق نہیں آ سکتی"

ہندوؤں کو قرآن کریم کا عمیق نظری سے مطالعہ کرنے کے لئے کہتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام اور قرآن کریم سے بالکل ناواقف ثابت کر دیا گیا ہے اگر ہندو ہندو رہ کر قرآن کریم کے معارف سے آگاہ ہو سکتے ہیں اور ہندو دھرم و اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اجودھیا کے ہندؤوں پر تعزیری ٹیکس

گزشتہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر اجودھیا کے مسلمانوں کو ہندؤوں نے جس بے رحمی اور سفاکی سے نشانۂ ستم بنایا تھا۔ اس کی وجہ سے تمام ہندوستان میں تہلکہ مچ گیا تھا۔ اور ہم نے اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے حکومت یو۔پی سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ جہاں قانون شکن اور مفسد ہندؤوں کو پوری پوری سزا دے وہاں مسلمانوں کے نقصان کی بھی تلافی کرے۔ اور آئندہ کے لئے ایسا انتظام کرے۔ کہ ظالم اور جفا کار ہندو آمادہ بفساد ہو کر نہ تو مسلمانوں کو کسی قسم کا نقصان پہونچا سکیں۔ اور نہ انہیں اپنے مذہبی فریضہ قربانی کی ادائگی سے روک سکیں۔" (الفضل ۸۔ اپریل)

اب معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے اس فساد کی پاداش میں ہندؤوں سے ۱½ لاکھ روپیہ جرمانہ وصول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسے ایک تو اس زائد پولیس پر خرچ کیا جائیگا جو فساد کی وجہ سے وہاں رکھی گئی ہے۔ دوسرے اس سے مسلمانوں کے مالی نقصان کی تلافی کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی اگر مجرمین کو قرار واقعی سزا دے دی گئی۔ تو امید کی جا سکتی ہے کہ مفسد ہندؤوں کو بہت کچھ سبق حاصل ہو جائے گا۔ اور حکومت اپنے فرض سے پوری طرح سبکدوش ہو سکے گی۔

## مسلمانوں کی پست حالی کا علاج

لکھنؤ کا اخبار "النجم" (۱۳۔ جولائی) دنیا جہان کے مسلمانوں کی "پست حالی" کا رونا روتا ہوا لکھتا ہے:۔

"جہاں تک نظر کام کرتی۔ اور عقل بتاتی ہے۔ ہندوستان اور ہندوستان کی وسیع آبادی سے گزر کر ممالک اسلام اور ان کے زبردست مقتدرانہ پر سطوت مرکزوں تک جو جمود اور غفلت کا نقشہ ایک معمولی ہندی مسلمان میں نظر آتا ہے۔ وہی یا اس سے کم و بیش وہاں کے بڑے بڑے جرنیل و کرنیل میں اس کے اثرات نمایاں طور پر ابھرے ہوئے نظر آتے ہیں"

اسی سلسلہ میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے یہ شعر لکھا ہے:۔

نکل اے سبز گنبد والے اب وقتِ اعانت ہے
کہ دستِ کفر سے تاراج گلزارِ رسالت ہے

ان الفاظ کو پڑھکر وہ لوگ غور فرمائیں۔ جو یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد اور قرآن کی موجودگی میں کسی مامور من اللہ کی ضرورت نہیں۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت ایسی ہو چکی ہے۔ کہ وہ روحانی مصلح کے محتاج ہیں۔ یہ تو ناممکن ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود دوبارہ اس دنیائے فانی میں تشریف لائیں۔ اور اس میں آپ کی سخت ہتک ہے۔ کہ ایک اسرائیلی نبی آپ کی امت کی اصلاح کے لئے بھیجا جائے۔ اس لئے آپ کی امت کو ضلالت و گمراہی سے بچانے کا صرف یہی طریق ہے۔ کہ آپ کے غلاموں میں سے خدا تعالےٰ کسی کو مامور کرے۔ حضرت مرزا صاحب اسی دعوے کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ اور اب مسلمان آپ کو ہی قبول کر کے دین و دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ورنہ یاد رکھیں جس طرح یہود اس وقت تک دیوار گریہ سے چمٹ کر موعود کے آنے کے لئے بلک بلک کر دعائیں کرنے کے باوجود محروم ہیں۔ اسی طرح ان کی ہر ایک التجا بھی صدا بصحرا ثابت ہو گی۔ اور وہ ہمیشہ محروم رہیں گے۔

## جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا شاندار مستقبل

چند دن ہوئے۔ لنڈن کے پارک لین ہوٹل میں جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے سر سیموئیل ہور وزیر ہند کے اعزاز میں جو شاندار دعوت دی۔ اس کی مختصر سی اطلاع خبروں کی ذیل میں شائع ہو چکی ہے۔ گو ایسے موقعہ پر تقریریں نہیں ہوا کرتیں تاہم سر سیموئیل ہور نے مختصر سی تقریر کی جس میں جناب چودھری صاحب موصوف کی ان خدمات کے متعلق جو انہوں نے گول میز کانفرنس اور سلیکٹ کمیٹی میں سر انجام دیں۔ خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا انہیں یقین ہے۔ کہ ہندوستان میں چودھری صاحب کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ اور وہ دولتِ برطانیہ کے ہمیشہ مخلص دوست رہیں گے۔

جناب چودھری صاحب کی خداداد قابلیت ان کا اعلےٰ کیریکٹر اور انکی شاندار سیاسی خدمات فی الواقعہ ان کے شاندار مستقبل کا پتہ دے رہی ہیں۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں ملک و ملت کی بیش بہا خدمات کا بیش از بیش موقعہ عطا کرے۔

## گاندھی جی پولیس کے حلقہ میں

خدا کی شان ایک وقت تو وہ تھا۔ جب گاندھی جی حکومت کی ملازمت خاص کر فوج اور پولیس کی ملازمت کو جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اور مطالبہ کیا جاتا تھا۔ کہ فوج اور پولیس کے ہندوستانی ملازم علیحدہ ہو جائیں۔ چنانچہ کئی ایک نے ایسا کیا بھی۔ جو فلاکت اور غربت کی عبرتناک مثال پیش کر رہے ہیں۔ لیکن آج یہ وقت ہے کہ گاندھی جی کی جان کی حفاظت یہی پولیس کر رہی ہے۔ گاندھی جی جتنے دن لاہور رہے۔ پولیس ان کی حفاظت کرتی رہی۔ اور جب روانہ ہوئے۔ تو ان کے ساتھ گاڑی میں پولیس بھیجی گئی۔ جب وہ امرتسر سٹیشن پر اُتر کر باہر آئے۔ تو پولیس کا دستہ ان کی حفاظت کر رہا تھا۔ گویا پہلے اگر انہیں سیاسی مجرم کی حیثیت میں پولیس کے نرغہ میں رہنا پڑتا تھا۔ تو اب اپنی جان کی حفاظت کے لئے پولیس کے حلقہ میں زندگی گزار رہے ہیں۔

## احراری اور آریہ

یوں تو ہندو اخبار احراریوں کے متعلق یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ کہ ان کا کام ہر جگہ فتنہ و فساد پیدا کرنا اور امن میں خلل ڈالنا ہے۔ لیکن جب وہ یہ دیکھیں۔ کہ احراری جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی فتنہ کھڑا کر رہے ہیں۔ تو جھٹ ان کے حامی بن جاتے ہیں۔ اور انہیں مظلوم ظاہر کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ ۱۵۔ جولائی کے اخبار "پرکاش" نے "قادیان میں احراریوں پر مرزائیوں کے بے پناہ وار" کے عنوان سے احراریوں کی ان غلط بیانیوں کو دہرایا ہے۔ جن پر عرصہ گزر چکا ہے۔ اور جن کی "الفضل" میں تردید کی جا چکی ہے۔ لیکن احراریوں کے یہ انوکھے ہمدرد انہیں خود جس نظر سے دیکھتے ہیں۔ وہ "ملاپ" (۲ جولائی) کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:۔

"احراریوں نے اس صوبہ کی جو فضا بگاڑی ہے۔ وہ شاید آئندہ تیس برس تک بھی سدھر نہیں سکے گی۔ اس تحریک کے دوران میں کشمیر کے اندر نہتے ہندؤوں کو قتل کیا گیا۔ ان کی عورتیں۔ ان کی لڑکیاں بھگائی گئیں۔ ہندؤوں کے مکانوں کو آگ لگائی گئی۔ ان کی دوکانوں کو لوٹا گیا . . . . . . .

احراریوں نے صوبہ کے اندر پھوٹ کے بیج بوئے۔ اور فرقہ وارانہ فسادات کی بنیاد ڈالی . . . . . . . . اس تحریک کی باگ ڈور ان مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو عملی طور پر حکومت کے زر خرید غلام ہو چکے ہیں۔ اور جن کی زندگی کا واحد مقصد اس بدقسمت ملک میں نفاق پیدا کرنا ہے"

ایسے لوگوں کے متعلق یہ کہنا کہ ان پر احمدیوں کی طرف سے بے پناہ وار کئے گئے۔ احمدیوں سے حد سے بڑھی ہوئی عداوت نہیں تو اور کیا ہے۔

## "پیغام صلح" کی بدزبانی

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" جو آریوں میں پرورش پا چکے ہیں۔ صرف اتنی سی بات پر کہ ہم نے انہی کے الفاظ کی بنا پر مولوی عصمت اللہ صاحب کے ذکر میں لکھا "وہ ایسی حالت میں فوت ہوئے۔ جبکہ صرف ان کا ملازم جبر گیری کر رہا تھا" جس شرافت کا اظہار کیا ہے وہ ان کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے:۔ خبث باطن کا اظہار نیش زنی بے ایمانی۔ دروغ بافی غلط بیانی الفضل کا دروغ بے فروغ۔ غیر شریفانہ اور مکروہ ہرزہ سرائی۔ بد اخلاقی۔

69

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

# براہین احمدیہ کی تصنیف

اور

# مولوی چراغ علی صاحب حیدرآبادی

## اخبار "زمیندار" کا اعتراض

اخبار "زمیندار" نے حال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء تصنیف براہین احمدیہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ یا اس کا ایک حصہ دراصل مولوی چراغ علی صاحب حیدرآبادی کے افاضات قلم کا نتیجہ ہے۔ جسے اپنے نام سے شائع کر دیا۔

یہ کوئی نیا اعتراض نہیں۔ چند سال ہوئے مولوی چراغ علی صاحب کی ایک انگریزی تالیف کا ترجمہ جب حیدرآباد دکن میں شائع ہوا تھا۔ جس کا نام "اعظم الکلام فی ارتقاء الاسلام" ہے۔ تو اس کے مترجم مولوی عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ مدیر رسالہ اردو اورنگ آباد نے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بعض مکتوب منسوب کر کے ان کے اقتباسات دیتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ "ان تحریروں سے ایک بات تو یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ مولوی صاحب مرحوم نے مرزا صاحب مرحوم کو براہین احمدیہ کی تالیف میں بعض مضامین سے مدد دی ہے"۔ اور یہی بناء ہے "زمیندار" کے اعتراض کی:۔

## حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کی دلیل

قبل اس کے کہ ہم اندرونی اور بیرونی شواہد سے اس اعتراض کو رد کریں۔ یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ یہ اعتراض بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک بین دلیل اور آپ کو زمرۂ انبیاء میں شامل ثابت کرنے والا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آپ کے مخالفین اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اعانہ علیہ قوم اٰخرون یعنے دوسرے لوگ قرآن کریم کی تالیف اور ترتیب میں اسے مدد دیتے ہیں۔ یہ نہ صرف خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ اس کا اپنا بھی نہیں۔ یہ اس کی قابلیت سے بہت بالا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صداقت قرآن کریم کو دنیا پر ثابت کرنے اور مخالفین اسلام کے اس پر اعتراضات کی لغویت ظاہر کرنے کے لئے جو کتاب تائید الٰہی اور نصرت خداوندی سے لکھی۔ وہ چونکہ نہایت اعلےٰ پایہ کی اور نہایت پُر اثر ہے۔ اس لئے اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی نہیں۔ بلکہ دوسروں کی رہین منت ہے تاکہ یہ ظاہر کریں۔ کہ کتاب تو بے شک لاجواب ہے۔ صداقت اسلام کا بہت زبردست ثبوت پیش کرتی ہے۔ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں کامیاب حربہ کا کام دیتی ہے۔ لیکن اسے اس شخص نے خود تصنیف نہیں کیا۔ جس کا دعوےٰ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اسے اسلام کی حفاظت کے لئے مامور کیا ہے۔ بلکہ اس نے کسی اور شخص سے امداد حاصل کر کے اسے شائع کیا:۔

## "زمیندار" سے ایک مطالبہ

چونکہ آج کل تمام مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کا طریق عمل یہی ہے۔ کہ ان پرانے اور پامال شدہ اعتراضات کو دہراتے رہیں جن کے بارہا جواب دیئے جا چکے ہیں۔ اس لئے "زمیندار" نے جب براہین احمدیہ کے خلاف بوسیدہ اعتراض پیش کیا۔ تو ہمیں کوئی تعجب نہ ہوا۔ لیکن ایک بات ضرور قابل توجہ ہے۔ اور وہ یہ کہ "زمیندار" جہاں مولوی چراغ علی صاحب آنجہانی کو بہت بڑا ادیب بہت بڑا مصنف اور بہت بڑا عالم سمجھتا ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ہمیشہ وہ کہتا رہتا ہے کہ انہیں اردو کی چار سطریں بھی درست لکھنی نہ آتی تھیں۔ اور نہ ان کے ماننے والوں میں سے کوئی صحیح اردو لکھ سکتا ہے۔ جب "زمیندار" کا یہ خیال ہے اور کہ اس پر وہ ہمیشہ سے اصرار کرتا چلا آرہا ہے۔ تو پھر اس کے لئے یہ نہایت آسان بات ہے۔ کہ براہین احمدیہ کے وہ حصے پیش کر دے۔ جو اس کے نزدیک مولوی چراغ علی صاحب کے تصنیف کردہ ہیں۔ کیونکہ وہ بالکل علیحدہ اور نمایاں ہوں گے۔ ان کی اردو بہت اعلےٰ پایہ کی ہوگی ان میں دلائل بہت زبردست دیئے گئے ہوں گے۔ لیکن اگر وہ براہین احمدیہ ایسی ضخیم کتاب کے سینکڑوں صفحات میں سے کسی ایک سطر کو معین کر کے بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ مولوی چراغ علی صاحب کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ تو پھر وہ خود ہی غور کرے اس کا یہ کہنا کتنی وقعت کے قابل ہے۔ کہ براہین احمدیہ مولوی چراغ علی صاحب کے زور قلم اور کاوش فکر کا نتیجہ ہے:۔

## ایک اور اعتراض

جن خطوط کے حوالہ سے براہین احمدیہ کی تصنیف کا مواد مہیا کرنے اور دلائل لکھ کر دینے کا سہرا مولوی چراغ علی صاحب کے سر باندھا جاتا ہے۔ ان کے متعلق ہمیں یہ مطالبہ کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ کہ انہیں پیش کیا جائے۔ ان کے اصلی خطوط ہونے کا کوئی ثبوت دیا جائے۔ کیونکہ جس بناء پر اتنا بڑا دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ ضروری ہے۔ کہ پہلے اسے درست ثابت کیا جائے اور ہماری طرف سے ایک رنگ میں یہ مطالبہ ہو بھی چکا ہے۔ [illegible] شیخ یعقوب علی صاحب [illegible] "الحکم" نے مولوی عبدالحق صاحب سے جنہوں نے وہ خطوط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کئے تھے۔ اس بارے میں خط و کتابت کی۔ اور اصل خطوط دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ اس کے متعلق مولوی صاحب موصوف نے جو جواب دیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ

"جن صاحب کے پاس وہ خطوط تھے۔ ان کا انتقال ہو گیا۔ اب ان خطوط کا ملنا محال ہے۔ مولوی چراغ علی مرحوم کے بیٹوں میں کسی کو اس کا ذوق نہیں۔ بہر حال ان خطوط کے ملنے کی کوئی توقع نہیں"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ پیشکردہ خطوط کے اصلی ہونے کا ثبوت خود مولوی عبدالحق صاحب بھی مہیا نہیں کر سکے۔ پھر انہوں نے جو کچھ پیش کیا ہے۔ وہ بھی مکمل نہیں۔ بلکہ اقتباسات ہیں۔ اس وجہ سے اصل خطوط کا مطالبہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ ان سے بھی وہ دعوےٰ ثابت نہیں ہوتا۔ جو ان کی بناء پر کیا جاتا ہے۔

## خطوط کے اقتباسات

مولوی عبدالحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو مکتوبات درج کئے ہیں۔ ان میں سے پہلے خط میں لکھا ہے۔

"آپ کا افتخار نامہ محبت آمود عزّ ورود لایا۔ اگرچہ پہلے سے مجھ کو بہ نیت الزام خصم اجتماع براہین قطعیہ اثبات نبوت وحقیقت قرآن شریف میں ایک عرصہ سے سرگرمی تھی۔ مگر جناب کا ارشاد موجب گرم جوشی و باعث اشتعال شعلہ حمیت اسلام علی صاحبہ السلام ہوا۔ اور موجب ازدیاد تقویت و توسیع حوصلہ خیال کیا گیا۔ کہ جب آپ سا اولوالعزم صاحب فضیلت دینی و دنیوی نہ دل سے حامی ہو۔ اور تائید دین حق میں دلی گرمی کا اظہار فرمائے۔ بلاشائبہ ریب اس کو تائید غیبی خیال کرنا چاہیئے۔ ماسوائے اس کے اگر اب تک کچھ دلائل یا مضامین آپ نے نتائج طبع عالی سے جمع فرمائے ہوں۔ تو وہ بھی مرحمت ہوں"۔

دوسرے خط کا اقتباس یہ پیش کیا گیا ہے۔

"آپ کے مضمون اثبات نبوت کی اب تک میں نے انتظار کی۔ پر اب تک کوئی عنایت نامہ نہ مضمون پہنچا۔ اس لئے آج کل تکلیف دیتا ہوں۔ کہ براہ عنایت بزرگانہ بہت جلد مضمون

57

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی الفاظ نبی اور محدث وغیرہ کی تشریح کر رہے تھے۔ کہتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی ہیں۔ دوسرے لوگوں سے بھی۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کہتے تھے:

پہلے پہل وہ قادیان میں سات روپیہ ماہوار پر آئے۔ اب تو اس تنخواہ پر چپڑاسی بھی نہیں ملتا۔ ان کی طبیعت بہت تیز تھی۔ جلد غصہ آجاتا تھا۔ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سامنے تو غصہ کا اظہار بھی کرنے لگ جاتے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ہمیشہ مؤدب رہتے مجھے ان کا

## ایک لطیفہ

یاد ہے۔ یہاں ایک افغان مہاجر تھے۔ جو مسجد میں اذان دیا کرتے تھے ان کی آواز بھاری تھی۔ ایک روز قاضی صاحب نے اس کو اپنے پاس محبت سے بٹھالیا۔ وہ کہتا تھا کہ میں نے سمجھا مجھے کچھ انعام دینے لگے ہیں۔ مگر پاس بٹھانے کے بعد کہا۔ دیکھو جس وقت تم اذان کہتے ہو۔ اس وقت خدا اور اس کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ آج کل بھی ہماری دونوں مسجدوں میں اس قسم کے مؤذن ہیں۔ کہ ان کو مؤذن نہیں کہہ سکتے۔ اس مسجد کے مؤذن تو اس طرح اذان دیتے ہیں۔ جیسے کوئی بند لوٹے میں بیٹھ کر بولتا ہے۔ اذان دینا بڑا ثواب کا کام ہے۔ اور بڑے بڑے آدمی اذان دیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا تھا۔ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا۔ تو اذان دیا کرتا۔ یہاں مولوی عبد الکریم صاحب بھی اذان دیا کرتے تھے۔ ہم بھی مؤذن تھے۔ ہم چند آدمی بڑے شوق سے اذانیں دیتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ایک نے اذان کہہ دی ہوتی۔ تو دوسرا بھی کہہ دیتا۔ اس طرح کبھی کبھی اس مسجد میں ایک نماز کے لئے تین تین اذانیں ہو جاتیں۔ مجھے یاد ہے۔ مولوی عبد الکریم صاحب نے ایک دفعہ اس پر بہت ڈانٹا۔ میں نے مولوی عبد الکریم صاحب کو اور حضرت خلیفۂ اول رضؓ کو بھی اذان کہتے دیکھا ہے۔ مگر اب سمجھا جاتا ہے کہ جو دریاں وغیرہ جھاڑنے پر مقرر ہو۔ وہی اذان بھی دیدیا کرے۔ اس مسجد مبارک کی اذان تو بعض دفعہ دوکاندار بھی نہیں سنتے۔ صبح کے وقت جبکہ لوگ ابھی خواب کی حالت میں ہوتے ہیں۔ ایسی اذان کچھ معنے نہیں رکھتی۔ میں اگرچہ پاس ہی سوتا ہوں۔ بعض اوقات میں بھی بمشکل جاگتا ہوں۔ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ اگر قاضی امیر حسین صاحب اس وقت زندہ ہوتے۔ تو ایسے مؤذنوں کو کتنی لعنتیں ملتیں۔ قاضی صاحب میں جوش تھا۔ مگر اپنی غلطی معلوم ہونے پر دب بھی جاتے تھے۔ ایک دفعہ میرے زمانہ خلافت میں سکول والوں نے ان کے

# ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

## ایک خطبۂ نکاح

حضور نے ۲۹ جون ملک سید احمد صاحب بی اے ابن ملک مولا بخش صاحب کا نکاح سیدہ محمودہ خاتون صاحبہ بنت سید غلام حسین صاحب سے پڑھتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:-

جس طرح ہر درخت ایک خاص زمین میں ترقی پاتا ہے۔ اسی طرح صداقتیں بھی اپنے ساتھ کچھ افراد کو وابستہ رکھتی ہیں اور وہ افراد ان صداقتوں سے ایسے وابستہ ہوتے ہیں۔ کہ گو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ خود ہی وہ صداقت ہیں۔ مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ اس صداقت سے جدا ہیں۔ کوئی شبہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وحی کے حامل تھے۔ جو آپ پر نازل ہوئی۔ مگر ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ وغیرہم خاص صحابہؓ کو

### قرآنی صداقت

سے جدا نہیں کر سکتے۔ اور قرآن کو ان سے جدا نہیں کر سکتے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے فرشتہ جو اسلام لایا۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لایا۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن برتنوں میں اسے ڈالا۔ وہ پہلے حامل تھے اس کے۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام جبریلؑ سے لیا۔ صحابہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے لیا۔ پھر ان کے بھی مدارج تھے۔ جو درجہ حضرت ابوبکر کو حاصل تھا وہ دوسروں کو نہ تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی امر میں

### حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا اختلاف

ہو گیا۔ اختلاف نے مشاجرت کی صورت اختیار کر لی۔ اور تیز ہو گئے زیادہ صحیح بات یہ ہے۔ کہ حضرت عمرؓ تیز ہو گئے۔ اور جوش میں انہوں نے حضرت ابوبکرؓ پر ہاتھ ڈالا۔ مارنے کو نہیں سمجھانے کو اس پر حضرت ابوبکرؓ غصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ اتنے میں حضرت عمرؓ کو بھی خیال آیا۔ کہ میں نے غلطی کی۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سنیں گے۔ تو ناراض ہوں گے۔ وہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے۔ اور بات بیان کر دی۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر غضب کے آثار ظاہر ہو گئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ کیا تم لوگ مجھے اور ابوبکرؓ کو نہیں چھوڑتے۔ جس وقت ساری دنیا میری مخالفت کر رہی تھی۔ اس وقت اس نے میرا ساتھ دیا۔ احادیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ کہ یا اللہ ابوبکر کو میرے ساتھ رکھ۔ قرآن کریم اس معیت کی شہادت ان اللہ معنا کے الفاظ میں دیتا ہے۔ کہ اللہ ہم دونوں یعنی میرے اور ابوبکرؓ کے ساتھ ہے۔ یہ معیت بوجہ

### سابق بالایمان

ہونے کے تھی۔ پھر ان سے اتر کر دیگر صحابہ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ وغیرہم تھے۔ وہ لوگ بمنزلہ ایسی زمین کے تھے۔ جس میں اسلام کا بیج بویا گیا۔ اور بعد میں آنے والے اس وقت آئے۔ جب پھل آگیا۔ سابقون الاولون وہی لوگ تھے۔ جو اس وقت آئے۔ جب اسلام کا پودا لگایا جا رہا تھا۔ اور جب ساری دنیا اُسے اکھیڑنے کے درپے تھی۔ گو نہیں کہہ سکتے۔ کہ بعد میں آنے والے پھل کھانے کو آئے مگر آئے اس وقت جب پھل آچکا تھا۔

یہی حال

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ

کا ہے۔ ان پر چند لوگ اس وقت ایمان لائے۔ جب آپ کا ساتھ دینا ہلاکت تھا۔ ایسے ہی لوگ۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ وعثمانؓ و علیؓ کے مثیل تھے۔ انہوں نے اپنے قلوب کو پیش کیا۔ کہ ان میں احمدیت کا بیج بویا جائے۔ اور احمدیت کا پودا نشوونما پائے پھر اور لوگ آئے۔ مگر وہ لوگ پہلے لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ سوائے اس کے کہ وہ تقوےٰ میں اس قدر ترقی کر جائیں کہ ان کے دل کا غم ان کے بعد زمانی سے بھاری ہو جائے پہلے آنے والے لوگوں میں سے ایک

### سید قاضی امیر حسین صاحب

بھی تھے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو اس وقت جبکہ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اثبات حقانیت فرقان مجید تیار کر کے میرے پاس بھیج دیں میں نے بھی ایک کتاب جو دس حصے پر مشتمل ہے تصنیف کی ہے۔ اور نام اس کا براہین احمدیہ علی حقانیۃ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ رکھا ہے۔ اور صلاح یہ ہے۔ کہ آپ کے فوائد جرائد بھی اس میں درج کروں۔ اور اپنے مختصر کلام سے ان کو زیب و زینت بخشوں۔ سو اس امر میں آپ توقف نہ فرمائیں۔" پھر لکھا ہے:۔ "آپ جو اپنی ذاتی تحقیقات سے اعتراض ہنود پر معلوم [illegible] اور یہ جو وید پر اعتراض ہوئے ہوں۔ ان اعتراضوں کو ضرور ہمراہ دوسرے مضمون اپنے کے بھیجدیں۔"

اسی طرح یہ اقتباس پیش کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"فرقان مجید کے الہامی اور کلام الٰہی ہونے کے ثبوت میں آپ کا مدد کرنا باعث ممنونی ہے۔ نہ موجب ناگواری میں نے بھی اسی بارے میں ایک چھوٹا سا رسالہ تالیف کرنا شروع کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے یقین کرتا ہوں۔ کہ عنقریب چھپکر شائع ہو جائے گا۔ آپ کی مرضی ہو۔ تو وجوہات صداقت قرآن جو آپ کے دل پر القا ہوں۔ میرے پاس بھیج دیں۔ تا رسالہ میں حسب موقع اندراج پا جائے۔ یا سفیر ہند میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہر صورت میں اس دن بہت خوش ہوں گا۔ کہ جب میری نظر آپ کے مضمون پر پڑے گی۔ آپ بمقتضا اس کے کہ الکریم اذا وعد وفا مضمون تحریر فرمائیں"

اس کے بعد ۱۰ مئی ۱۸۷۹ء کے خط کا اقتباس یہ بتایا گیا ہے۔

"براہین احمدیہ ڈیڑھ سو جز ہے جس کی لاگت تخمیناً نو سو چالیس روپیہ ہے۔ اور آپ کی تحریر محققانہ ملحق ہو کر اور بھی زیادہ ضخامت ہو جائے گی۔"

## اقتباسات سے استدلال

اگرچہ اقتباس دینے والا حتی الوسع یہ کوشش کرتا ہے۔ کہ صرف وہی حصے درج کرے۔ جو اس کے مفید مطالب ہوں۔ تاہم مولوی عبد الحق صاحب کے پیشکردہ اقتباسات سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ براہین احمدیہ کی تصنیف میں کوئی قلمی امداد مولوی چراغ علی صاحب نے دی۔ اقتباس اول کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی چراغ علی صاحب نے مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب لکھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کوئی خط لکھا۔ جس میں غالباً قلمی اعانت کا وعدہ کیا۔ لیکن یہ کسی خط سے بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ مولوی صاحب کسی موقع پر اس وعدہ کو پورا کر سکے۔ اور بار بار توجہ دلانے کے باوجود پورا نہ کر سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دین متین کی خدمت اور دیگر ادیان باطلہ پر اس کی فضیلت ثابت کرنے کی جدوجہد میں اس قدر منہمک تھے کہ آپ کو اس ذریعہ سے کسی قسم کی ذاتی برتری کا خیال بھی نہ تھا۔ اور آپ کی دلی خواہش تھی۔ کہ جو شخص بھی اس کام میں انہیں کسی قسم کی مدد دے سکے۔ اسے کھلے دل سے اس کا موقع دیں۔ اسی لئے بار بار آپ نے مولوی چراغ علی صاحب کو تحریک کی۔ لیکن جیسا کہ دیگر مکتوبات سے واضح ہوتا ہے۔ مولوی صاحب اس کام میں کوئی امداد نہ دے سکے۔ اگر مولوی صاحب کوئی مضمون [illegible] ارسال کرتے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور اسے براہین احمدیہ میں درج فرماتے۔ اور جیسا کہ حضور نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ "صلاح یہ ہے۔ کہ آپ کے فوائد جرائد بھی اس میں درج کروں۔ اور اپنے مختصر کلام سے ان کو زیب و زینت دوں۔" مولوی صاحب کے نام سے ہی اسے درج کرتے۔ البتہ اس کے مطالب کو زیادہ واضح کر دیتے۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے۔ کہ آپ اگر کسی کا مضمون کسی وجہ سے درج کرتے۔ تو اس کی طرف منسوب کر کے درج فرماتے۔ چنانچہ آپ نے اپنی تصانیف میں جہاں کہیں بھی کسی شخص کا مضمون اس خیال سے درج کیا ہے اس میں اصل مضمون نویس کا حوالہ ضرور دیا ہے۔ مثلاً چشمہ معرفت میں آپ نے شرومے پرکاش جی کی تصنیف "سوانح عمری حضرت محمد صاحب" سے کچھ اقتباسات درج کئے ہیں۔ مگر ساتھ ہی مصنف کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ اس تصنیف کی خریداری کی سفارش فرمائی ہے۔ اسی طرح آپ نے سرمہ چشم آریہ میں ہندو اور آریہ کی بحث کے سلسلہ میں اسلام کے ایک خطرناک دشمن پادری ٹامس ہاول کا مضمون درج کیا ہے۔ لیکن پادری صاحب کے نام کے ساتھ جس سے ثابت ہے کہ یہ بات آپ کے طریق کے سراسر خلاف ہے۔ کہ آپ کسی غیر کے خیالات و افکار کو اپنی طرف منسوب کر کے اپنی کسی تصنیف میں درج فرمائیں

پس اگر مولوی چراغ علی صاحب کوئی مضمون ارسال کرتے تو یقیناً ان کے نام سے اور ان کی طرف سے ہی شائع کیا جاتا۔

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلوب تحریر

اس سلسلہ میں ایک اور امر قابل ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قریباً اسی کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ اور مولوی چراغ علی صاحب کی بھی کئی تصانیف موجود ہیں۔ یہ بھی ثابت شدہ بات ہے۔ کہ ہر مصنف کا اسلوب بیان اور طرز تحریر بالکل جداگانہ ہوتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوب بیان آپ کی تمام تصانیف میں صاف نظر آ رہا ہے۔ آپ روحانی علوم کے علاوہ علم کلام کے بھی مجدد تھے۔ بلکہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ آپ ایک نئے علم کلام کے بانی تھے۔ آپ سے پہلے جسقدر مصنفین گذر چکے ہیں۔ یا آپ کے ہم عصر ہیں۔ ان میں سے کسی کی وہ طرز نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کی۔ یہ موضوع اس وقت زیر بحث نہیں۔ ورنہ ہم موازنہ کر کے بتاتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوب بیان بالکل نرالا اور اچھوتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مولوی چراغ علی صاحب کی طرز تحریر بھی عیاں ہے۔ دونوں کی تصانیف کا اگر دیانتداری اور نظر تعمق سے مطالعہ کیا جائے۔ تو صاف معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی تصنیف میں مولوی چراغ علی صاحب یا کسی اور مصنف کا کوئی حصہ نہیں۔

## براہین احمدیہ اور مخالفین کے ریویو

براہین احمدیہ کی چاروں جلدیں ۱۸۸۴ء تک شائع ہو کر دنیا کے سامنے آ گئی تھیں۔ جن پر متعدد مخالف و موافق لوگوں نے ریویو اور تبصرے لکھے۔ مخالفین نے اس پر سینکڑوں اعتراضات کئے۔ لیکن یہ کسی نے بھی نہ لکھا۔ کہ ان کا کوئی حصہ کسی اور کی تصنیف ہے۔ اگر براہین احمدیہ یا اس کا کوئی جز کسی اور کے زور قلم کا نتیجہ ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ یہ راز اتنے لمبے عرصہ تک سربستہ رہتا۔ اور وہ بھی ایسی صورت میں جبکہ ہندوستان کے کونے کونے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا طوفان اٹھا۔ اور آپ کے خلاف معیوب سے معیوب حرکات کا ارتکاب کرنے سے دریغ نہ کیا گیا۔ لیکن کسی بڑے سے بڑے مخالف بلکہ خود مولوی صاحب اور ان کے حاشیہ نشینوں کی طرف سے کبھی اس امر کا اظہار نہ ہونا ثبوت ہے اس امر کا۔ کہ یہ اعتراض بالکل خلاف واقعہ ہے۔

غرض پیشکردہ اقتباسات کی اندرونی نیز متعدد بیرونی شہادات سے یہ امر پوری طرح واضح ہے۔ کہ براہین احمدیہ کے متعلق جو اعتراض کیا گیا ہے۔ وہ سراسر بے بنیاد اور لغو ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ لکھا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے لکھا۔ کسی غیر شخص کا اس میں کوئی حصہ نہیں مولوی چراغ علی صاحب نے آپ کی خدمت میں نہ کچھ لکھ کر ارسال کیا۔ اور نہ اس سے براہین احمدیہ کی تصنیف میں مدد لی گئی۔

"زمیندار" نے اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری کتب کے متعلق بھی یہ احتمال ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ بھی دوسروں کی امداد سے تصنیف کی گئی ہیں۔ لیکن جب اصل دعویٰ ہی باطل ثابت ہو گیا۔ تو اس کی بنا پر جو کچھ کہا گیا۔ وہ بھی باطل ہو گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑکے کو مارا۔ وہ رات کو آئے۔ اور زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا میں باہر آیا۔ اور پوچھا قاضی صاحب خیر تو ہے۔ بولے خیر کیا ہے۔ اگر بھائی عبدالرحیم صاحب پاس نہ ہوتے۔ تو ہیڈ ماسٹر نے میرے لڑکے کو بالکل مار ہی دیا تھا۔ میں نے کہا۔ آخر وہ لڑکا ہے کہاں اور کس حال میں ہے۔ کہنے لگے۔ میرے پاس تو وہ آیا نہیں۔ وہ تو بھاگ گیا ہے۔ میں نے کہا خیر پھر مار تو نہیں دیا۔ زندہ ہے۔ وہ بھاگ جو گیا ہے۔ تو اسے بہت مار نہیں پڑی ہوگی۔ مگر آپ کو کس نے کہا۔ کہ اسے مار ڈالا ہے بولے ایک لڑکے نے بتایا ہے۔ میں نے کہا لڑکے بعض دفعہ جھوٹ بھی بول دیتے ہیں۔ کہنے لگے۔ اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ آپ خلیفہ ہیں۔ اور خلیفہ کی بڑی ذمہ واریاں ہیں۔ آپ انتظام کریں۔ میں نے کہا۔ اچھا میں بھائی عبدالرحیم صاحب کو بلواتا ہوں۔ اور تحقیق کرتا ہوں۔ چنانچہ رات کو ہی بھائی عبدالرحیم صاحب کو بلوایا گیا۔ جب وہ آئے۔ تو ان سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا ہیڈ ماسٹر صاحب نے لڑکے کو مار دیا ہے۔ تو انہوں نے کہا ہیڈ ماسٹر نے اسے تین درجن بید کی سزا دی تھی۔ ڈیڑھ درجن لگ چکے تھے۔ اس وقت تک تو وہ مسکراتا رہا پھر میں نے کہا۔ تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب یہ سنا تو قاضی صاحب رو پڑے۔ اور کہا مجھے کیا معلوم تھا۔ مجھے تو ایک لڑکے نے بتایا تھا۔ الغرض قاضی صاحب عجیب رنگ کے آدمی تھے۔ ان کے بھائی

## سید غلام حسین صاحب

بھی جن کی لڑکی کا آج نکاح ہے۔ پرانے احمدی ہیں۔ میں نے قاضی صاحب کا ذکر اس غرض سے کیا ہے۔ کہ ان لوگوں میں عشقیہ رنگ تھا۔ مگر آج کل کے نوجوانوں میں محض ایک فلسفیانہ رنگ ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ گرمیوں کے دنوں میں مسجد اقصےٰ سے پانی منگواتے مٹی کے کچے لوٹے میں پانی لایا جاتا۔ وہ مسجد مبارک میں بیٹھے ہوتے وہ بڑھ کر آگے آتے۔ اور کہتے جب میرے لئے پانی آتا ہے تو میں آگے بڑھ کر اس کے اور قریب ہو جاتا ہوں۔ اور پھر پانی لے کر بڑے زور سے کہتے الحمدللہ یہی وہ رنگ تھا جو ان کو فوقیت دیتا ہے۔ ہم کو لڑکپن میں اس بات کا بڑا لطف آتا۔ اور ہم بھی اسی طرح پانی پیتے۔ اور الحمدللہ کہتے۔ ایمان عشق سے پیدا ہوتا ہے۔ اس عشق سے جو

## سوز و گداز

پیدا کرے۔ اور ایک آگ لگا دے جسطرح ایک بچہ کھلونا لیکر سمجھتا ہے۔ کہ سب دنیا اسے مل گئی۔ اسی طرح مومن بھی ایمان حاصل ہونے پر اور سب چیزوں سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ یہ چیز ہے جو دنیا کو متاثر کرتی ہے۔ خالی باتیں سنانیوالا آدمی کوئی اثر نہیں ڈال سکتا

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور پرانے صحابی منشی روڑے خانصاحب مرحوم

تھے۔ جو کپورتھلہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے قصہ سنایا۔ کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ میں کپورتھلہ آؤں گا جس دن توقع تھی۔ اس دن تو آپ تشریف نہ لائے۔ مگر دوسرے وقت بلا اطلاع تشریف لے آئے۔ ایک شخص نے جو منشی صاحب کا سخت مخالف تھا۔ ان کو اطلاع دی۔ کہ مرزا صاحب آگئے ہیں۔ ان دنوں کپورتھلہ ریل نہیں جاتی تھی۔ ٹانگے یکے وغیرہ جاتے تھے۔ بتانے والے نے کہا۔ میں نے مرزا صاحب کو آتے دیکھا ہے۔ منشی صاحب کہتے ہیں۔ میں یہ سنکر ننگے سر اور ننگے پاؤں جسطرح بیٹھا تھا۔ دوڑ پڑا۔ کہ جلدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملوں۔ مگر تھوڑی دور جا کر خیال آیا۔ کہ یہ شخص مخالف ہے۔ اس نے جھوٹ نہ کہا ہو۔ اور میں کھڑا ہو گیا۔ اور اس سے کہنے لگ گیا۔ کہ کیا تم مجھے خراب کرنا چاہتے ہو۔ ہمارے ایسے نصیب کہاں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہاں تشریف لائیں مگر اس نے کہا۔ ضرور آئے ہیں۔ آپ جائیں تو سہی۔ میں پھر دوڑ پڑا۔ الغرض دو تین دفعہ میں نے ایسا کیا۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظر آگئے۔ انہوں نے ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا لیکچر سنا۔ ایک اور شخص جو ان کے ساتھ تھا۔ انہیں کہا ان باتوں کا کیا جواب ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ باتیں تو ان لوگوں پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا نہیں۔ ہم نے تو ان کو دیکھا ہے۔ اور جانتے ہیں۔ کہ ان کا چہرہ جھوٹوں والا نہیں۔ ان لوگوں کا عشقیہ رنگ تھا۔

### قاضی امیر حسین صاحب کا

## ایک اور لطیفہ

بھی ہے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ مجلس لگی ہوئی ہو۔ اور کوئی آئے تو اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز نہیں۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ جو عشق اور محبت سے کھڑے ہوتے ہوں۔ ان کے لئے جائز ہے۔ مگر تکلف سے نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے پر دوہتڑ اپنے مونہہ پر مارا ہی تھا۔ میرے زمانۂ خلافت میں میں نے دیکھا۔ کہ میں جب آتا تو وہ کھڑے ہو جاتے۔ میں نے پوچھا یہ کیوں تو کہنے لگے۔ "کی کراں رہیا نہیں جاندا" یعنے کیا کروں رہ نہیں سکتا۔ یہ عشقیہ رنگ تھا۔

سید غلام حسین صاحب جن کی لڑکی کا نکاح ہے۔ قاضی سید امیر حسین صاحب کے بھائی ہیں۔ اور پرانے احمدی ہیں۔ ملک مولا بخش صاحب بھی میرے بہت دیر سے ملنے والے ہیں۔ اور مخلص ہیں۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ اخلاص میں ترقی کرتے رہے ہیں۔ ان کا بیٹا جسکا نام بھی سعید ہے۔ اور ویسے بھی سعید ہے

# مالابار کے لئے مجاہدین کی ضرورت

تین چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ کہ احباب ان مظالم کے متعلق تھوڑی سی سرگذشت اخبار کے صفحات میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جو مالابار کے احمدیوں پر کئے گئے۔ اگرچہ مخالفت بدستور جاری ہے۔ افراد جماعت احمدیہ مالابار کو مخالفین نے ظلم وستم کا تختۂ مشق بنایا ہوا ہے۔ لیکن اس ضمن میں یہ بات معلوم کر کے اطمینان وشکر یہ کا باعث ہے۔ کہ ان مظلوم بھائیوں کی احمدی دوستوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جو امداد کی ہے۔ اس سے مالابار کے احمدیوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے۔ اور وہ مرکز و احباب سے بروقت امداد پہنچنے پر مخالفت کا مقابلہ صبر و استقلال کے ساتھ کر رہے ہیں۔

جن دوستوں نے اپنے ان غریب اور بے کس بھائیوں کی امداد کے لئے لبیک کہا ہے۔ ان میں جماعت احمدیہ حیدرآباد کو دوسری جماعتوں پر نمایاں سبقت حاصل ہوئی ہے۔

ابھی تک مالابار کی جماعت کی مشکلات حل نہیں ہوئیں اور صدر انجمن احمدیہ نے جماعت مالابار کو مزید امداد بہم پہنچانے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ جس طرح ملکانہ میں احباب نے اپنے آپ کو تین تین ماہ کے لئے والنٹیر کیا تھا۔ ایسا ہی وہ اب بھی کریں۔ خود جائیں۔ یا معاوضہ میں اخراجات بھیج دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کو منظور فرمایا ہے۔ اور نظارت دعوت و تبلیغ کو ہدایت کی ہے کہ وہ احباب کے ذریعہ سے مالابار کی جماعت کی اس وقت تک مدد کرتی رہے۔ تا وقتیکہ ان کو ظلم وستم سے نجات حاصل ہو۔ لہذا میں تمام احباب کو اس کار خیر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ احباب اس کام کے لئے اپنے نام کو جلد سے جلد پیش کریں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ المومن للمومن کا البنیان یشد بعضہ بعضاً یعنے مومن دوسرے مومن کے لئے ایک ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے۔ کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے۔ اس لئے اجتماعی فریضہ کو نظر انداز کرنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ اپنی بنیادوں کو خود اپنے ہاتھوں سے کھوکھلا کیا جائے۔ آج جماعت احمدیہ دنیا میں اس لئے کھڑی کی گئی ہے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دوبارہ زندہ کرے پس میں امید کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ اپنی ممتاز حیثیت کو اس اڑے وقت پر جو مالابار میں بھائیوں کو درپیش ہے۔ بھولیگی نہیں۔ اور ہمارے مجاہدین جلد سے جلد اپنے آپ کو اس کار خیر کے لئے پیش کریں گے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

# وصیتِ فاروقی اور خلافتِ ثالثہ کا انتخاب

## حضرت عمرؓ کے آخری لمحات

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ جب اپنی شاندار زندگی کے آخری لمحات میں سے گذر رہے تھے۔ اور دیکھ رہے تھے کہ سرائے [illegible] ابدی زندگی حاصل کرنے والے ہیں تو صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ جس طرح حضرت ابوبکر رضی[illegible] نے آپ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ اسی طرح آپ بھی کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں صدیق اعظم کی سنت پر عمل کر کے کسی شخص کو خلیفہ مقرر کرنا چاہوں۔ تو کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کسی کو نامزد نہ کروں۔ تو یہ بھی میرے لئے جائز ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میں کس کو خلیفہ مقرر کروں۔ ابوعبیدہ بن جراح امین الامت آج زندہ ہوتے۔ یا حضرت سالم مولےٰ ابی حذیفہ موجود ہوتے۔ تو وہ خلیفہ ہونے کا استحقاق رکھتے تھے۔ اب میرے بعد تم سب کا جس پر اتفاق ہو۔ اسے خلیفہ مقرر کر لینا۔ کسی نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے لئے کہا۔ تو آپ نے فرمایا۔ بار خلافت کی ذمہ واری میرے لئے ہی کیا کم ہے کہ اب میں اپنے خاندان میں دوسروں پر یہ بار ڈال جاؤں۔ علاوہ ازیں عبد اللہ خلافت کا بار عظیم اٹھانے کی قابلیت نہیں رکھتا۔ اسے مجلس شورے میں تو شامل کر لیا جائے۔ مگر خلیفہ منتخب نہ کیا جائے۔

## مجلس شورےٰ کا قیام

جب احباب نے خلافت کے بارے میں زیادہ اصرار کیا۔ تو آپ نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف۔ حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت زبیر بن العوام۔ حضرت طلحہ۔ حضرت علیؓ۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کو طلب فرمایا۔ معلوم ہوا۔ حضرت طلحہ مدینہ منورہ میں تشریف نہیں رکھتے۔ باقی پانچ اصحاب سے آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میری وفات کے بعد تین روز تک طلحہ کا انتظار کرنا۔ اگر وہ آجائیں۔ تو بہتر۔ ورنہ آپ لوگ ہی مشورہ کر کے اپنے میں سے کسی شخص کو خلیفہ مقرر کر لیں۔ اور حضرت صہیب ان ایام میں نماز پڑھاتے رہیں۔ اس نصیحت کے بعد آپ نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ کو بلا کر فرمایا۔ اگر لوگ انتخاب خلافت کے مسئلہ میں اختلاف کریں۔ تو تم اس طرف شامل ہونا جس طرف کثرت ہو۔ اور اگر فریقین برابر تعداد میں ہوں۔ تو تم اس فریق میں شامل ہونا۔ جس میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ہوں۔ پھر ابوطلحہ انصاری اور مقداد بن الاسود کو بلا کر حکم دیا۔ کہ جب لوگ خلیفہ منتخب کرنے کے لئے بغرض مشورہ ایک جگہ جمع ہوں۔ تو تم دونوں دروازے پر کھڑے رہنا اور اس وقت تک کسی کو ان کے پاس جانے نہ دینا جب تک کہ وہ مشورہ سے فارغ نہ ہو جائیں ؛

## خلیفہ کے متعلق وصیت

اس کے بعد آپ نے مذکورہ بالا اصحاب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جو شخص خلافت کے لئے منتخب ہو۔ میں اُسے وصیت کرتا ہوں۔ کہ وہ انصار کے حقوق کا بہت لحاظ رکھے کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مشکلات کے وقت مدد کی۔ مہاجرین کو اپنے گھروں میں ٹھہرایا ان کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے۔ اور [illegible] سے حسن الاستشارہ [illegible] جو شخص خلیفہ منتخب ہو۔ اسے مہاجرین کا بھی خصوصیت سے خیال رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح ذمیوں کا بھی پورا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔ ان کے دشمنوں کو دور کیا جائے۔ اور ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دی جائے۔

## اصحاب الرائے کا اجتماع

وصیت فاروقی کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر حضرت صہیب کو عارضی طور پر مدینہ کا امام مقرر کیا گیا۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت زبیرؓ۔ حضرت سعدؓ۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر مسور بن مخزومہ۔ اور بقول دیگر حضرت عائشہؓ کے مکان میں مشورہ کرنے کے لئے جمع ہوئے۔ ایک روائت میں یہ بھی ہے۔ کہ یہ کمیٹی دفتر بیت المال میں ہوئی۔ حضرت مقداد اور ابوطلحہ پاسبانی کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ حضرت عمرو بن العاص اور حضرت مغیرہ بن شعبہ دروازہ پر بیٹھنے لگے۔ تو حضرت سعد نے انہیں یہ کہتے ہوئے وہاں سے اٹھا دیا۔ کہ لوگوں کو اس سے یہ غلط فہمی پیدا ہوگی۔ کہ آپ لوگ بھی شورے میں شریک تھے ؛

## حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کی رائے

دوران مشورہ میں ابھی کوئی فیصلہ نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا۔ آپ لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو اپنے آپ کو خلافت سے دستبردار قرار دے۔ میرے خیال میں جو شخص اپنے آپ کو خلافت سے دستبردار قرار دے۔ اس کو یہ اختیار دینا چاہیئے۔ کہ وہ جسے آپ لوگوں میں سے افضل و لائق سمجھے۔ خلیفہ مقرر کر دے۔ یہ بات سنکر کسی نے جواب نہ دیا تھا۔ کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا میں اپنے آپ کو خلافت سے دستبردار قرار دیتا۔ اور انتخاب خلیفہ کے کام کو سرانجام دینے پر تیار ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ تو خاموش رہے۔ مگر باقی سب نے یکزبان ہو کر اس کی تائید کی۔ اور حضرت عبد الرحمٰن کو اختیار دیا۔ کہ وہ جسے چاہیں خلیفہ مقرر کر دیں۔ حضرت علیؓ سے جب دوبارہ دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ میں بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ مگر اس شرط کے ساتھ کہ تم پہلے یہ اقرار کرو۔ کہ جو فیصلہ کرو گے نفسانیت کو دخل دیئے بغیر محض حق پرستی اور امت کی خیر خواہی کے لئے کرو گے۔ حضرت عبد الرحمٰن نے کہا۔ میں اس امر کا اقرار کرتا ہوں لیکن آپ لوگ بھی اقرار کریں۔ کہ جس کو میں منتخب کروں گا۔ اس پر رضامند ہو جاؤ گے۔ اور جو میری رائے اور فیصلہ کی مخالفت کرے گا۔ تم سب اس کے مقابلہ میں میری مدد کرو گے۔ یہ سن کر سب نے اقرار کیا۔ کہ آپ کے فیصلہ کے ماننے میں ہمیں [illegible]

## مشورہ، استخارہ اور دعائیں

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اس کے بعد متواتر علیحدہ علیحدہ طور پر ان چھ اصحاب الرائے سے مشورہ لیتے۔ اور خود بھی غور و خوض کرتے رہے۔ وہ خود روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ سے علیحدگی میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے حضرت علیؓ کا نام لیا۔ حضرت علیؓ سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کا نام لیا۔ حضرت زبیر سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ حضرت علیؓ یا عثمانؓ دونوں میں سے کوئی ہوں۔ حضرت سعدؓ سے دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا نام لیا۔ پھر دوسروں سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ کثرت رائے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ہی کی طرف ہے۔

پھر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ وہ اہل شہر۔ عمائدین اسلام۔ بزرگان قوم سرداران قبائل عرب اور سرداران فوج وغیرہ سے بھی ملے۔ اور لوگوں سے اس کا ذکر کیا۔ تنہا ایک ایک اور دو دو سے سوال کیا ظاہر و پوشیدہ رائے لی۔ یہاں تک کہ دیہات کے آنے جانے والوں سے بھی جو مدینہ منورہ میں ملے۔ اور ان قافلے والوں سے جو دور دراز سے آئے ہوئے تھے۔ ان سے انتخاب خلافت کے باب میں سوال کیا۔ اور ان کی رائے دریافت کی۔ مردوں سے مشورہ لینے کے بعد عورتوں بوڑھوں جوانوں اور غلاموں سے دریافت کیا۔ ان کا قول ہے۔ کہ میں نے خوب اطمینان کر لیا۔ اور مجھے دو شخص بھی ایسے نہ ملے۔ جنہوں نے حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کی تقدیم میں اختلاف کیا ہو۔ البتہ بعض روایات میں حضرت عمار اور حضرت مقداد کا نام آتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ پر حضرت علیؓ کو ترجیح دی۔ مشورہ لینے کے علاوہ حضرت عبد الرحمٰن نوافل پڑھتے۔ اور اہتمام سے دعائیں کرتے رہے۔ بلکہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ تین راتیں انہوں نے جاگ کر گذاریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے استخارہ بھی کیا۔ کہ صحیح راستے کی طرف انہیں ہدایت ملے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدنِ اسلام

# ہندوؤں کی طرف سے اسلامی تمدّن کی فضیلت کا اعتراف

## ایک اہم تمدنی ہدایت

انسانی تمدن کے لئے اسلام کے پیشکردہ بعض احکام خواہ بظاہر کتنے معمولی نظر آتے ہوں۔ لیکن دراصل اس قدر اہم اور ضروری ہیں۔ کہ ممکن نہیں۔ کوئی قوم اسے نظر انداز کر کے اطمینان و آرام کی زندگی بسر کر سکے۔ اور اس کی زندگی کو تلخ سے تلخ تر بنا دینے والے واقعات ظہور میں نہ آئیں۔ تمدن کے ذیل میں اسلام کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ مرد و عورت کا کھلم کھلا ارتباط و اختلاط نہ ہو۔ عورت غیر محرم سے پردہ کرے اور بے حجابانہ اس کے سامنے نہ آئے۔ ہاں اپنے خاص حالات کے لحاظ سے یا مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے لئے جسقدر آزادی کی ضرورت ہے۔ اس سے اسلام نہیں روکتا۔ اگرچہ اس کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ کہ حقیقی ضرورت اور جائز احتیاج سے تجاوز کیا جائے۔

## اہلی زندگی کی راحت و سرور

جیسا کہ ہم نے بارہا لکھا ہے۔ اسلام کی اس ہدایت پر خانگی زندگی کی راحت و سرور کا انحصار ہے۔ اور اس پر اہلی زندگی کی خوشگواری موقوف ہے۔ جہاں اس پر عمل نہیں۔ عورتوں کو بے محابا آزادی حاصل ہے۔ اور تہذیب کا اقتضاء یہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت کھلے بندوں جہاں چاہے بلا روک ٹوک چلی جائے۔ اور جس شخص کے ساتھ پسند کرے ملے جلے۔ نشست و برخاست رکھے وہاں اہلی زندگی کی حقیقی راحت عام طور پر مفقود ہے۔ جس سوسائٹی میں تہذیب کے یہ معنے ہوں۔ کہ بیوی کی غیر مردوں میں آمد و رفت نشست و برخاست اور میل ملاقات پر مرد کو محاسبہ کا کوئی حق نہیں۔ وہاں کونسی چیز ہے۔ جو اکثر حالات میں عورت کو ناگوار اور ناپسندیدہ طریق عمل سے باز رکھ سکے۔ بالخصوص اس صورت میں کہ اس کے رستہ میں مذہب یا قانون کی کوئی روک حائل نہ ہو۔ اور دنیوی عیش و عشرت کو انسانی زندگی کا اصل مقصد سمجھا جاتا ہو جیسا کہ یورپ میں ہے۔ اور ہندوستان بھی اس کی طرف تیزی سے قدم بڑھا رہا ہے۔

## یورپ کی اہلی زندگی

یورپ میں عورتوں کی بے محابا آزادی کو لازمۂ تہذیب سمجھے جانے کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ میاں بیوی کے درمیان وہ تعلق قائم نہیں رہا۔ اور نہیں رہ سکتا۔ جو اہلی زندگی کو خوشگوار بنانے کا ذمہ دار ہے۔ اور جس پر اخلاق کی درستی اور قومی زندگی کا دار و مدار ہے۔ یورپ اس رستہ پر چلتا ہوا اس قدر دور جا چکا ہے۔ کہ اب واپس لوٹنے کی خواہش رکھتے ہوئے بلکہ کوشش کرتے ہوئے بھی اس کے لئے لمبا عرصہ درکار ہے۔ انگریزی اخبارات کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ کسطرح چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ اس کے لئے ایک زبردست انقلاب کی ضرورت ہے۔ جو ایک نہ ایک دن وہاں ہو کر رہے گا۔ اور یورپین سوسائٹی کے موجودہ تمام نظام کو بدل ڈالے گا۔

## برادرانِ وطن اور آزادی نسواں

برادرانِ وطن نے بھی کچھ تو تقلید مغرب کے شوق میں اور کچھ اسلام کی مخالفت کے خیال سے اس طرز زندگی کو اختیار کیا۔ لیکن ابھی وہ اس کی ابتدائی منازل ہی طے کر رہے ہیں۔ کہ قدر عافیت معلوم ہونے لگ گئی ہے۔ اور اگرچہ سب کے سب تو نہیں تاہم ان کے دور اندیش اس ہلاکت کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگ گئے ہیں۔ جہاں اس راستہ پر چلنے والوں کا پہنچنا ایک امر طبعی ہے۔ چنانچہ اس رو کے خلاف زبردست پروپیگنڈا شروع ہو گیا ہے۔ اور وہی لوگ جو بات بات میں اسلام پر طعن کیا کرتے تھے۔ کہ اس نے عورت کو "پردہ کی لعنت" میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اب محسوس کر رہے ہیں۔ کہ عورتوں کی عفت و عصمت کی حفاظت کے لئے اور انہیں اخلاقی تنزل سے بچانے کے لئے پردہ ایک ضروری چیز ہے۔

## بے پردگی کے نتائج

ہندوؤں کا مشہور روزنامہ ویر بھارت ۵ ؍ جون ۱۹۳۴ء ہندو عورتوں کی حد سے بڑھی ہوئی آزادی اور بے پردگی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"ایک سال بیت گیا۔ ہندو دیویوں کے اغوا کی وارداتیں اس کثرت سے ہوئیں۔ کہ ہندوؤں کو اپنی تمام تر توجہ اس طرف مرکوز کرنی پڑی۔ پلیٹ فارموں پر یہی مسئلہ زیر بحث تھا۔ اخباری کالموں میں اسی سوال کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ جتنے مونہہ اتنی باتیں۔ لیکن اس قدر بحث کے باوجود اس مسئلہ کا صحیح حل تلاش نہ ہو سکا۔ اس وقت بھی ہم نے یہی عرض کیا تھا۔ کہ اس گئے گذرے زمانہ میں جبکہ مردوں کا اخلاق اس قدر گر چکا ہے۔ عورتوں کو ضرورت سے زیادہ آزادی دینا کسی صورت میں بھی سودمند نہیں۔ اور آج ایک سال گذر جانے کے بعد بھی ہمارے خیالات میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں آئی۔ ... ہندو دیویاں ساوتری اور ستیا بننے کے بجائے یورپین تیتریاں ثابت ہو رہی ہیں۔ مردوں کے ساتھ ایک بنچ پر بیٹھ کر وہ تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ پوڈر لگا کر بازاروں اور باغوں میں سیر کرنے جاتی ہیں۔ غیر مردوں سے کھلے بندوں باتیں کرتی ہیں۔ آخر ان باتوں کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ یا تو وہ خود اخلاق سے گر جائیں۔ یا آج کل کے مادر پدر آزاد چھوکرے انہیں گمراہ کر دیں"

## ضرورت پردہ

ان پیش آمدہ خرابیوں کے انسداد کے لئے پردہ کی ضرورت کا احساس کرتا ہوا "ویر بھارت" لکھتا ہے۔ "پردہ کرنے سے عورتوں کے حقوق میں کمی نہیں آتی۔ ان کے وقار اور درجہ میں فرق نہیں پڑتا ... عورتوں کا اپنے آدرش سے گر جانا اس قدر خوفناک نتائج پیدا کر رہا ہے۔ کہ ہمیں مجبوراً اپنی مجلسی خرابیوں کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی شرمناک حد تک گر چکی ہے۔ اور اگر اس طرف فوری توجہ نہ دی گئی۔ تو مستقبل قریب میں ہندو گھرانے تباہ ہو جائیں گے۔ اغوا کی وارداتیں جب تک نہیں رکیں گی جب تک کہ موجودہ طریقہ تعلیم موجود ہے ... یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ ہندو مجلسی اور مذہبی اعتبار سے روز بروز گرتے جا رہے ہیں۔ ہندو عورتوں کے اغوا کی جو وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا سارا الزام بعض ہندو مسلمانوں پر رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بہت کچھ دخل خود ہندو نوجوانوں کا ہے۔ اس بارے میں ویر بھارت لکھتا ہے۔ "ہندو مرد اور عورتوں کو مغرب کا غلام بننے کے بجائے مشرقی تہذیب کا آدر کرنا چاہئے۔ ہندو لڑکیاں یورپین لباس پہن کر کھلے مونہہ انگریزی سکولوں میں پڑھنے نہ جائیں۔ اور ہندو مرد مغربی سوٹ زیب تن کر کے میموں کی طرح مال روڈ پر سیر نہ کریں۔ تو یقیناً اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہو گا۔ کاش ہندو نوجوان دوسروں پر نزلہ گرانے کے بجائے اپنے گھر پر نظر ڈالیں۔ اور اپنی خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہی اس مرض کا اصلی علاج ہے"۔

## بھائی پرمانند کا اپدیش

ہندوؤں کے مشہور لیڈر بھائی پرمانند جی نے جنہیں ہندو "دیوتا سروپ" کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ ۹ ؍ جون کو ڈی اے وی کالج میں زیر صدارت لالہ نریندر ناتھ صاحب تقریر کی جسکا موضوع اگرچہ سیاسی تھا۔ لیکن مجلسی خرابیوں نے ہندو لیڈروں اور اپدیشکوں کو چونکہ خوفزدہ کر رکھا ہے۔ اس لئے سیاسی مسائل میں بھی وہ اس مصیبت کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ چنانچہ بھائی جی نے کہا "سب سے زیادہ دکھ جو مجھے ہوا ہے۔ وہ عورتوں کے متعلق ہے۔ چند عورتیں جیلوں میں گئیں۔ لاٹھیاں کھائیں کیا بن گیا۔ یہ ہماری ذلت ہے آج عورتیں کونسلوں اور کمیٹیوں میں جانے کی متمنی ہیں میں پوچھتا ہوں۔ وہ کیا کریں گی۔ اور اس سے کیا ہو سکیگا۔ عورت کا کام گھر کی چار دیواری کے اندر ہے۔ عورتوں کو کھلی آزادی دینے کا نتیجہ سوائے ذلت اور رسوائی کے اور ہو ہی کیا سکتا ہے"۔

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو عورتوں کی بے جا آزادی سے کسقدر نالاں ہیں۔ اور اس کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کے انسداد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مسلمانوں کا مسجد نبوی میں اجتماع

تیسرے دن بعد نماز فجر مسجد نبوی میں جملہ مسلمان۔ اکابر قریش۔ شرفا شہر۔ صحابہ کرام۔ انصار و مہاجر جمع ہوئے یہاں تک کہ کثرت اژدحام سے تل دھرنے کی بھی جگہ نہ رہی۔ حضرت عبد الرحمٰن کے فیصلہ سنانے سے قبل لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ کوئی کسی کا نام لیتا کوئی کسی کا۔ اور اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو جائے۔ اس وقت حضرت سعد نے کہا۔ عبد الرحمٰن اس مسئلہ کو ختم کر دو۔

## حضرت عثمان کا خلافت کیلئے انتخاب

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اٹھے۔ اور انہوں نے کہا اے لوگو سب نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں کسی کو خلیفہ مقرر کردوں۔ اور میں نے اپنے نزدیک انتخاب کر لیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑا۔ اور فرمایا۔ اللھم اسمع واشھد انی قد جعلت ما فی رقبتی من ذالک فی رقبۃ عثمان۔ اے خدا تو گواہ ہے کہ میری گردن پر جو بار تھا۔ وہ میں نے حضرت عثمان کی گردن پر رکھ دیا ہے۔ اب میں اس سے بری الذمہ ہوں یہ کہہ کر آپ نے حضرت عثمان کی بیعت کر لی۔ یہ دیکھ کر تمام لوگ حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کرنے لگے۔ حضرت علی نے بھی بیعت کر لی۔ اگلے روز حضرت طلحہ جو مدینہ سے باہر گئے ہوئے تھے وہ بھی آگئے۔ اور انہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تیسری دفعہ سنبھالا اور ان کے شیرازہ کو پراگندہ ہونے سے محفوظ کر لیا۔

## اعلان نظارت تالیف و تصنیف

جن احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق رویا دیکھ کر بیعت کی تھی۔ وہ ازراہ مہربانی اپنے رویا لکھ کر دفتر تالیف و تصنیف قادیان میں بھیج دیں۔ اور جو اصحاب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے ایسے رویا جن احباب کو معلوم ہوں۔ وہ لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ ان کا مکمل ریکارڈ رکھا جا سکے۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے تقویت ایمان کا موجب ہو۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

تحقیق الادیان

# آریہ صاحبان سے چند سوالات

(۱) مکتی یا نجات کا آخری درجہ یہ بتایا گیا ہے کہ "اپنے وجود سے بے خبر ہو جانا" (رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱۱۹) بتایا جائے۔ کہ اس میں اور کلوروفارم سونگھ کر بے ہوش [illegible]

(۲) (ل) [illegible] جو ایک غیر نجات یافتہ میں نہیں پائی جا سکتیں (ب) نیز اس شخص کی علامات کیا ہیں جسے دوبارہ جنم لینے کی سزا نہیں بھگتنی پڑیگی۔ بوجہ اس کے کہ وہ اپنے تمام گناہوں کی مکمل سزا بھگت چکا۔

(۳) ویدوں کی پیروی کے نتیجے میں گذشتہ سو سال کے عرصہ میں کوئی ایسا انسان پیدا ہوا جس میں (نمبر ۲) کی مذکورہ علامات پائی جاتی ہوں۔

(۴) آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ یہ زندگی پیدائش سے موت تک پچھلے جنم کے گناہوں کی سزا ہے۔ بتلایئے کہ اس زندگی میں اس سزا کے ہوتے ہوئے ہم کس طرح کسی کو نجات یافتہ قرار دے سکتے ہیں۔؟

(۵) (ل) پنڈت دیانند صاحب نے لکھا ہے کہ ویدوں کا نزول ایسی زبان میں ہوا۔ جو کسی ملک کی زبان نہ تھی۔ اس لئے خود ایشور ہی نے رشی منیوں کو معنے بتلائے۔ جو "برہمن" نامی کتب میں لکھے گئے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۱۱) مگر بعض وجوہات (مثلاً پنڈتوں کی زیادتیوں وغیرہ) کی وجہ سے اب یہ کتابیں غیر مستند قرار دی جا چکی ہیں (بھومکا صفحہ ۱۵۹) بتلایئے کیا ایشور نے پھر ویدوں کے صحیح معنے بتلانے کے لئے اس زمانہ میں کس رشی سے کلام کیا؟ (ب) نیز اس رشی کے اس دعویٰ کے دلائل کیا ہیں؟

(۶) (ل) آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ ایشور نے چار رشیوں (اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرا) سے کلام کیا۔ بتلایا جائے کہ ان کے بعد بھی ایشور نے اس طرح کسی دوسرے سے کلام کیا؟ اگر نہیں تو اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ ایشور میں اب بھی بولنے سننے۔ دیکھنے اور جاننے کی صفات ویسے ہی پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ ابتدا میں پائی جاتی تھیں۔ (ب) نیز ایسے زمانوں میں جبکہ ویدوں کے صحیح معنے خود ہندوستان میں گم ہو چکے تھے اور ایسے ممالک میں جہاں کہ ویدوں کا وجود ہی نہیں پایا جاتا تھا۔ ایشور نے کیوں دنیا کی رہنمائی کے لئے کسی دوسرے سے کلام نہیں کیا؟

(۷) آریہ سماج کا خیال ہے کہ وید شروع دنیا میں نازل ہوئے۔ اس لئے بتایا جائے کہ اس وقت مکتی خانہ سے تازہ ہی دنیا میں آنے والے انسان نیکی پسند تھے یا بدی پسند؟ اگر نیکی پسند تو ویدوں کے نزول کے بعد وہ اور زیادہ نیکی پسند ہوئے یا نہیں؟ اگر ہوئے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج تک ان کو جنم لینے کی سزا دی جا رہی ہے حتیٰ کہ سری کرشن اور رام چندر جی مہاراج سی پاکیزہ ہستیاں بھی انہی جنموں میں انسانوں کے ہاتھوں مصائب برداشت کرتی [illegible] اور اگر یہ کہا [illegible] ویدوں کے نزول کے بعد وہ بدی پسند ہو گئے تھے تو کیا اس کا یہی مطلب نہیں کہ وید ابتدائے آفرینش سے آج تک کبھی بھی اصلاح کا ذریعہ نہیں ہوئے۔؟

(۸) (ل) آریہ سماج کا دعویٰ ہے کہ انسان حیوانات اور جمادات وغیرہ سب پچھلے جنم کے گناہوں کی وجہ سے بنتے ہیں۔ اس لئے بتایا جائے۔ کہ جب ابتدا میں روح اور مادے کو ملا کر ایشور نے مختلف شکلیں اسے دی تھیں تو کن گناہوں کی وجہ سے (ب) نیز اگر ساری دنیا نیک ہو جائے تو پھر کیا انسان وغیرہ پیدا ہونے بند نہیں ہو جائینگے؟ اگر بند ہو جائیں گے تو پھر اس امر کے تسلیم کرنے میں آریہ سماج کو عذر ہی کیا ہو سکتا ہے، کہ ایشور کی ساری قدرت کا دارو مدار گناہ پر ہے۔ اس لئے وہ کبھی ایسا نہیں ہونے دیگا۔ کہ سارے لوگ نیک بن جائیں۔

(۹) (ل) آریہ سماج کا عقیدہ ہے کہ ایک عورت اپنے خاوند کے علاوہ گیارہ تک دوسرے مردوں سے "نیوگ" یعنی ہم بستری کر سکتی ہے۔ اور ایک مرد گیارہ غیر عورتوں سے خاص تعلق پیدا کر سکتا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش) کیا یہ تعدد ازدواج کا نہایت شرمناک طریق نہیں ہے۔ (ب) نیز اگر کوئی آریہ غیر شادی شدہ ہونے یا اپنی بیوی کے حاملہ ہونے کی حالت میں نہ رہ سکے تو اس کو دوسرے کی عورت سے نیوگ یعنی ہم بستر ہونے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اگر ہے (ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش) تو اس میں اور زنا میں کیا فرق ہے۔ (ج) نیز مسئلہ نیوگ کے ضروری ہونے کے ثبوت میں چند ایسے باغیرت مردوں اور عورتوں کی فہرست دی جائے۔ جنہوں نے اس پر عمل کیا ہو؟

کیا آریہ سماجی مندرجہ بالا سوالات کا مدلل اور وید منتروں کے حوالہ کے ساتھ جواب دے کر اپنی مذہبی زندگی کا ثبوت دیں گے۔ اگر نہیں تو اس حقیقت کے تسلیم کرنے میں انہیں کیا عذر ہو سکتا ہے کہ پنڈت لیکھرام صاحب کی موت کی طرح آریہ سماج کے خاتمہ کے متعلق بھی اسلام کے مبلغ اعظم اور قرآن کے ملہم من اللہ مفسر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہو چکی!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارتوں کے اعلانات

# تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل عہدہ داران ۳۰ راپریل ۱۹۳۵ء تک منظور کئے جاتے ہیں۔

## پھیروال ضلع گورداسپور

| | |
|---|---|
| پریذیڈنٹ | چوہدری فضل الدین صاحب |
| سکرٹری | محمد عنایت اللہ صاحب |

## باغبانپورہ ضلع لاہور

| | |
|---|---|
| سکرٹری تبلیغ | غلام مرتضیٰ خان صاحب |
| سکرٹری مال | میاں محمد شفیع صاحب |

## دہلی چھاؤنی

| | |
|---|---|
| پریذیڈنٹ | بابو عبد الرحمن صاحب |
| جنرل سکرٹری | ڈاکٹر غلام علی صاحب |

## شاہدرہ ضلع شیخوپورہ

| | |
|---|---|
| جنرل سکرٹری | حکیم عبد الحق صاحب |
| سکرٹری تبلیغ | الہہ دین صاحب |
| سکرٹری مال | عبد الرحیم صاحب دوکاندار |
| سکرٹری تعلیم و تربیت | اللہ بخش صاحب |
| سکرٹری امور عامہ | ملک مہر الہیٰ صاحب |

## لالہ موسیٰ

| | |
|---|---|
| پریذیڈنٹ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت | حکیم محمد قاسم صاحب |
| جنرل سکرٹری و سکرٹری تبلیغ | میاں میراں بخش صاحب |
| سکرٹری مال آڈیٹر۔ امین | منشی محمد الدین صاحب |
| محاسب | میاں محمد ابراہیم صاحب |

## بھیرہ

| | |
|---|---|
| جنرل سکرٹری | ماسٹر محمد فضل الہیٰ صاحب |
| سکرٹری تبلیغ | ڈاکٹر محمد الدین صاحب |
| سکرٹری تعلیم و تربیت | میاں خدا بخش صاحب |
| سکرٹری مال | میاں عطاء الرحمن صاحب |
| امین | حافظ محمد اشرف صاحب |
| آڈیٹر | بابو محمد حیات صاحب |
| محاسب | میاں عطاء الرحمن صاحب |

## دھنی دیو چک ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائلپور

| | |
|---|---|
| پریذیڈنٹ | چوہدری نواب الدین صاحب |

## چارکوٹ ضلع جموں

| | |
|---|---|
| سکرٹری تبلیغ | میاں جمال الدین صاحب |
| سکرٹری تبلیغ | میاں بشیر احمد صاحب |
| " | میاں فرمان علی صاحب |
| سکرٹری مال | میاں الف دین صاحب |
| سکرٹری تعلیم و تربیت | میاں محمد عالم صاحب |
| پریزیڈنٹ | میاں عزیز اللہ صاحب |
| جنرل سکرٹری | ماسٹر بشیر احمد صاحب |

## آگرہ

| | |
|---|---|
| پریزیڈنٹ | سیٹھ شمس الدین صاحب |
| جنرل سکرٹری | خواجہ محمد گل صاحب |
| سکرٹری مال | بابو خلیل الرحمن صاحب |
| سکرٹری تبلیغ | بابو محمد اسحٰق صاحب |
| نائب سکرٹری تبلیغ | شیخ گلزار محمد صاحب |
| سکرٹری تعلیم و تربیت، سکرٹری امور خارجہ | صوفی محمد فضل الہیٰ صاحب |
| آڈیٹر | شیخ اللہ جوایا صاحب |

## محبوب نگر (حیدر آباد دکن)

| | |
|---|---|
| سکرٹری تبلیغ سکرٹری مال | مرزا محمد بیگ صاحب |

## بھاگلپور

| | |
|---|---|
| جنرل سکرٹری | حکیم محمد سعید صاحب |
| اسسٹنٹ جنرل سکرٹری | مولوی علی احمد صاحب |
| سکرٹری تعلیم و تربیت، نائب سکرٹری تعلیم و تربیت | مولوی عبد الحی صاحب |
| سکرٹری امور عامہ و سکرٹری امور خارجہ | مولوی اختر علی صاحب |
| جائنٹ سکرٹری امور عامہ، جائنٹ سکرٹری امور خارجہ | مولوی شہادت حسین صاحب وکیل |
| سکرٹری دعوت و تبلیغ | مولوی نذیر الحق صاحب |
| نائب سکرٹری دعوۃ و تبلیغ | منشی اقبال حسین صاحب |
| سکرٹری ضیافت | ڈاکٹر اصغر حسین صاحب |

## تبادلہ

**شملہ:-** چوہدری محمد شریف صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت ڈیرہ دون تبدیل ہوئے۔ اور ان کی جگہ منشی شیخ احمد صاحب انتخاب میں آکر منظور ہوئے۔

**سیالکوٹ:-** ڈاکٹر محمد الدین صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت مستعفی ہوئے اور بابو محمد ابراہیم صاحب ان کی جگہ منظور ہوئے۔

**ضروری نوٹ:-** (۱) فہرست مندرجہ بالا میں بعض جماعتوں نے بعض ضروری عہدوں پر کسی شخص کو منتخب نہیں کیا۔ حالانکہ نظارت ہذا کی طرف سے مفصل اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جس قدر شعبہ جات مرکز میں موجود ہیں۔ ان تمام کے لئے عہدہ دار منتخب ہونے چاہئیں۔ اب بھی ایسی تمام جماعتوں کو جنہوں نے تمام شعبہ جات کے لئے عہدہ دار مقرر نہیں کئے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جو شعبہ جات خالی ہوں۔ ان کے لئے عہدہ دار مقرر کر کے منظوری حاصل کرنی چاہیئے۔

(۲) محصل۔ امام الصلوٰۃ۔ خادم مسجد۔ خطیب۔ محتسب۔ ممبران مجلس منتظمہ وغیرہ کی منظوری مرکز سے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ جماعتوں کا اپنا اندرونی انتظام ہے۔

(۳) عہدہ داروں کے خط و کتابت کے پتے مکمل دئے جایا کریں۔ (قائم مقام ناظر اعلےٰ ۳۴-۷-۱۴)

# اعلان نظارت تالیف و تصنیف

جن احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق رویاء دیکھ کر بیعت کی تھی۔ وہ ازراہ مہربانی اپنے رویاء لکھ کر دفتر تالیف و تصنیف قادیان میں بھیج دیں اور جو اصحاب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے ایسے رویاء جن احباب کو معلوم ہوں۔ وہ لکھ کر بھیج دیں۔ تاکہ ان کا مکمل ریکارڈ رکھا جا سکے۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے تقویت ایمان کا موجب ہو۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

# لجنہ اماء اللہ کے متعلق اعلان

بہت سی جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ اور ان میں سے اکثر باقاعدہ کام بھی کرتی ہیں۔ اور ان کے ہفتہ واری اجلاس بھی ہوتے ہیں۔ لیکن مرکز کو ان کی کارگذاری کا کچھ علم نہیں ہے۔ ہمارے پاس لجنہ اماء اللہ کی بہت کم رپورٹیں پہنچتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تبلیغی مساعی کا ذکر ہفتہ واری رپورٹ میں نہیں کیا جا سکتا۔ جماعتوں کے افراد کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ اپنی جماعت کے انصار اللہ کی ماہواری تبلیغی رپورٹ بھیجیں۔ لجنہ اماء اللہ کی رپورٹ بھی ساتھ ہی بھجوا دیا کریں۔ تاکہ ان کی کارگذاری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں علیحدہ طور پر پیش کر کے دعا کی درخواست کی جائے۔ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہاں کی جماعتیں انصار اللہ کی رپورٹ کے ساتھ ہی ان کی رپورٹ بھی بھجوا دیا کریں۔ ماہ جون کی رپورٹ جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

71

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان

## بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۴ء

### تفصیل آمد

| نمبر شمار | نام صیغہ | رقم آمد | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | بیت المال | ۸۵۳۸-۱۵-۹ | صیغہ جات انجمن |
| ۲ | صدقات | ۳۶۴۳-۱۴-۹ | |
| ۳ | مقبرہ بہشتی | ۵۶۹۱-۱۱-۳ | |
| ۴ | تعلیم و تربیت | ۱۲-۸-۰ | |
| ۵ | تعلیم الاسلام ہائی سکول | ۲۲۶۸-۲-۰ | |
| ۶ | مدرسہ احمدیہ | ۵۷-۰-۰ | |
| ۷ | احمدیہ ہوسٹل | ۱۹۹-۸-۰ | |
| ۸ | امور عامہ | ۳۲-۴-۰ | |
| ۹ | نور ہسپتال | ۱۲۳-۱۱-۰ | |
| ۱۰ | ضیافت | ۱۴۷۹-۱۲-۶ | |
| ۱۱ | دعوت و تبلیغ | ۲۰۲۱-۱-۹ | |
| ۱۲ | تخفیف | ۸۲۶-۸-۶ | |
| | میزان | ۲۴۸۹۵-۱-۶ | |
| ۱۳ | بک ڈپو | ۱۵۰-۰-۰ | صیغہ جات تجارتی |
| ۱۴ | طبع و اشاعت | ۳۴۷۰-۱۵-۶ | |
| ۱۵ | بورڈران ہائی | ۷۱۲-۲-۶ | |
| ۱۶ | بورڈران احمدیہ | ۴۱۷-۱۱-۳ | |
| ۱۷ | پراویڈنٹ فنڈ | ۱۵۹۶-۱-۹ | |
| ۱۸ | جائداد | ۴۲۱-۵-۰ | |
| ۱۹ | ریویو انگریزی | ۱۹۴-۶-۰ | |
| | میزان | ۶۹۶۲-۱۰-۰ | |
| | قرضہ | ۱۲۰۰۰-۰-۰ | |
| | میزان کل | ۴۳۸۵۷-۱۱-۶ | |

### تفصیل خرچ

| نمبر شمار | نام صیغہ | رقم | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | بیت المال | ۱۲۵۱-۷-۶ | صیغہ جات انجمن |
| ۲ | صدقات | ۱۶۱۲-۹-۰ | |
| ۳ | مقبرہ بہشتی | ۹۴۳-۲-۰ | |
| ۴ | تعلیم و تربیت | ۶۱۴-۷-۶ | |
| ۵ | تعلیم الاسلام ہائی سکول | ۲۵۶۱-۴-۰ | |
| ۶ | مدرسہ احمدیہ | ۱۱۸۰-۱۳-۳ | |
| ۷ | گرلز سکول | ۵۳۶-۱۴-۳ | |
| ۸ | احمدیہ ہوسٹل | ۴۸۸-۱۴-۶ | |
| ۹ | امور عامہ | ۲۶۴-۱۳-۳ | |
| ۱۰ | نور ہسپتال | ۳۶۲-۱۰-۶ | |
| ۱۱ | ضیافت | ۱۶۱۳-۱۳-۳ | |
| ۱۲ | دعوت و تبلیغ | ۴۳۷۱-۱۳-۳ | |
| ۱۳ | تعمیر | ۵۰-۰-۰ | |
| ۱۴ | پرائیویٹ سکرٹری | ۴۸۲-۳-۶ | |
| ۱۵ | نظارت اعلےٰ | ۱۲۷۹-۱۲-۹ | |
| ۱۶ | محاسب | ۴۸۱-۱۲-۶ | |
| ۱۷ | تالیف و تصنیف | ۷۱۰-۱۰-۹ | |
| ۱۸ | جامعہ احمدیہ | ۵۴۰-۸-۳ | |
| ۱۹ | امور خارجہ | ۷۰۰-۱۴-۹ | |
| | میزان | ۲۰۰۴۷-۸-۹ | |
| ۲۰ | بک ڈپو | ۶۷۲-۵-۰ | صیغہ جات تجارتی |
| ۲۱ | طبع و اشاعت | ۳۴۷۳-۶-۶ | |
| ۲۲ | بورڈران ہائی | ۸۱۳-۹-۰ | |
| ۲۳ | بورڈران احمدیہ | ۷۷۷-۵-۳ | |
| ۲۴ | پراویڈنٹ فنڈ | ۲۳۴۳-۱۲-۰ | |
| ۲۵ | جائیداد | ۹۰-۰-۰ | |
| ۲۶ | ریویو انگریزی | ۴۵۰-۶-۶ | |
| | میزان | ۸۶۲۰-۱۲-۳ | |
| ۲۷ | قرضہ | ۱۱۷۱۰-۰-۰ | |
| | میزان کل | ۴۰۳۷۸-۵-۰ | |

## بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۳۴ء

### تفصیل آمد

| نمبر شمار | نام صیغہ | رقم آمد | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | بیت المال | ۷۲۱۳-۳-۶ | صیغہ جات انجمن |
| ۲ | صدقات | ۱۲۳۱-۶-۶ | |
| ۳ | مقبرہ بہشتی | ۶۳۱۹-۰-۳ | |
| ۴ | تعلیم و تربیت | ۳-۰-۰ | |
| ۵ | تعلیم الاسلام ہائی سکول | ۱۳۴۸-۱۰-۶ | |
| ۶ | امور عامہ | ۱۲-۴-۰ | |
| ۷ | نور ہسپتال | ۱۸۸-۵-۹ | |
| ۸ | ضیافت | ۱۲۷۵-۷-۶ | |
| ۹ | دعوت و تبلیغ | ۳۱۸-۹-۹ | |
| ۱۰ | تخفیف | ۳۸-۳-۶ | |
| | میزان | ۱۷۹۴۸-۳-۳ | |
| ۱۱ | طبع و اشاعت | ۱۷۲۳-۸-۶ | صیغہ جات تجارتی |
| ۱۲ | ریویو انگریزی | ۸۹-۵-۰ | |
| ۱۳ | بورڈران ہائی | ۶۶۹-۱۱-۰ | |
| ۱۴ | بورڈران احمدیہ | ۳۵۴-۱۱-۹ | |
| ۱۵ | پراویڈنٹ فنڈ | ۶۲۵-۱۴-۶ | |
| ۱۶ | جائداد | ۶۶-۰-۰ | |
| | میزان | ۳۵۲۸-۲-۹ | |
| | میزان کل | ۲۱۴۷۶-۶-۰ | |

### تفصیل خرچ

| نمبر شمار | نام صیغہ | رقم | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | بیت المال | ۳۶۱-۶-۰ | صیغہ جات انجمن |
| ۲ | صدقات | ۹۱۱-۸-۰ | |
| ۳ | مقبرہ بہشتی | ۷۵۶-۱۱-۶ | |
| ۴ | تعلیم و تربیت | ۱۱۷-۱۳-۶ | |
| ۵ | مدرسہ احمدیہ | ۸۲-۴-۰ | |
| ۶ | گرلز سکول | ۲۰۰-۰-۰ | |
| ۷ | امور عامہ | ۲۲۴-۰-۰ | |
| ۸ | نور ہسپتال | ۱۷۱-۱۵-۶ | |
| ۹ | ضیافت | ۱۱۳۱-۳-۰ | |
| ۱۰ | دعوت و تبلیغ | ۸۷۰-۱۵-۰ | |
| ۱۱ | تعمیر | ۳۲-۹-۶ | |
| ۱۲ | قضاء | ۱۰-۱۰-۳ | |
| ۱۳ | پرائیویٹ سکرٹری | ۸۹-۱۵-۶ | |
| ۱۴ | نظارت اعلےٰ | ۴۲۷-۵-۹ | |
| ۱۵ | دار الافتاء | ۲-۸-۰ | |
| ۱۶ | محاسب | ۱۶۳-۶-۹ | |
| ۱۷ | تالیف و تصنیف | ۲۵-۰-۰ | |
| ۱۸ | جامعہ احمدیہ | ۴۲-۱۰-۶ | |
| ۱۹ | امور خارجہ | ۷۵۶-۹-۰ | |
| | میزان | ۶۳۷۸-۷-۹ | |
| ۲۰ | طبع و اشاعت | ۱۷۲۲-۱۵-۳ | صیغہ جات تجارتی |
| ۲۱ | ریویو انگریزی | ۸۹-۱۰-۶ | |
| ۲۲ | بورڈران ہائی | ۶۷۸-۱۱-۳ | |
| ۲۳ | بورڈران احمدیہ | ۱۴۶-۱۵-۹ | |
| ۲۴ | پراویڈنٹ فنڈ | ۷۲۶-۰-۶ | |
| ۲۵ | جائداد | ۸-۰-۰ | |
| | میزان | ۳۳۷۲-۵-۳ | |
| ۲۶ | واپسی قرضہ | ۱۱۷۱۰-۰-۰ | |
| | میزان کل | ۲۱۴۶۰-۱۳-۰ | |

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# احمدی مبلغ اسلام امریکہ کا ذکر ایک امریکن اخبار میں

امریکہ کا ایک اخبار سیڈر ریپڈز گزٹ ۵؍ مئی ۳۴ء جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی - ایم - اے احمدی مبلغ کا فوٹو شائع کرتا ہوا لکھتا ہے :-

صوفی صاحب بنگالی اس جگہ سے آئے ہیں - جہاں ٹیڈر گزٹ کے نامہ نگار کا بھائی کرسچن مشنری ہے - ۳۲۲ ففتھ ایوینیو میں ایک شامی کے مکان پر اس ہفتہ کی ایک شام کو مشرق کی طرف ایک خوش آہنگ لے سنائی دی - جو مسحور کن اور زندگی بخش تھی - ہمارے نامہ نگار کو جب کہ وہ نماز دیکھنے کے لئے گیا - سیڈر ریپڈس کی مسجد کے فلک بوس مینارے دکھائی دیئے - مؤذن جو شوخ رنگ کی پگڑی باندھے ہوئے تھا پنجاب سے آیا ہے - اور امریکہ میں اسلام کا واحد مشنری ہے - صوفی صاحب ایک دلچسپ اور متمدن آدمی ہیں - عمر ۳۴ سال کے لگ بھگ ڈاڑھی سیاہ - چہرہ کا رنگ سانولا - مگر آنکھیں اسلام اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق جوش سے چمکتی ہیں - ایک ہوم میں جو اذان دی گئی - وہ ہمارے نامہ نگار کی خواہش کی تعمیل میں تھی - جو اس مشرقی مذہب اور اس کا طریق عبادت معلوم کرنے کا آرزومند تھا - مسلم مشنری نے بخوشی ہر حرکت و سکون کو ادا کیا - اور تفصیلاً اس کے مطالب بتائے - اور یہ نہ صرف ہمارے نامہ نگار کے لئے بلکہ مقامی نومسلمین کے لئے بھی بہت مفید تھا - کیونکہ سالہا سال سے وہ بغیر کسی مذہبی معلم کے پڑے تھے -

مقامی مسلمانوں میں سے اکثر شامی النسل ہیں - ان تمام خاندانوں کے اجداد دمشق یا یروشلم کے تھے - یہ سب اگرچہ اپنے مذہب پر قائم رہے - مگر ان میں سے بعض کے اعمال و عقائد بہت حد تک زنگ آلود ہو چکے ہیں - صوفی صاحب کا یہاں یہ دوسرا دورہ ہے - اور یہ لوگ آپ کے پاس تعلیم و ہدایت حاصل کرنے کے شوق سے آتے ہیں - ہمارے رپورٹر کے سامنے چار شامی دوستوں نے صوفی صاحب کی اقتداء میں نماز ادا کی - جس میں کئی بار ان کی پیشانیاں زمین بوس ہوئیں - جو کامل عبودیت اور تذلل کا اظہار تھا - حیرت ہے ایک ہندوستانی جو غیر معمولی طور پر ذہین اور قابل ہے - امریکہ میں عیسائیوں کو مسلمان بنا رہا ہے - اور وہاں عیسائی مشنری اس کے بھائیوں کو یسوع مسیح کی خوشخبری سنا رہے ہیں

صوفی صاحب کو امام جماعت احمدیہ قادیان پنجاب نے آج سے ۵½ سال قبل یہاں بھیجا تھا - اس جماعت کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود اور موعود کل ادیان نے رکھی ہے - آپ کو حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے وہی نسبت ہے - جو حضرت عیسےٰ ؑ کو حضرت موسےٰ ؑ سے تھی - اس جماعت کے موجودہ امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں - جنہوں نے دنیا کے کئی ممالک میں تبلیغی مشن قائم کر رکھے ہیں -

صوفی صاحب عیسائیوں کو داخل اسلام کرنے کے علاوہ اسلام کے متعلق غلط فہمیوں کی تردید بھی ضروری سمجھتے ہیں - وہ روانی اور صفائی کے ساتھ انگریزی بول سکتے ہیں - آپ کلکتہ یونیورسٹی کے گریجوایٹ اور پنجاب یونیورسٹی کے ایم - اے ہیں - آپ قرآن کریم اچھی طرح جانتے ہیں - اور بائبل سے بھی بخوبی واقف ہیں - تجرد اسلام میں پسندیدہ نہیں - تاہم آپ مجرد ہیں - اس لئے کہ آپ کی اہلیہ فوت ہو چکی ہیں -

صوفی صاحب کا عقیدہ ہے - کہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی ہے - لیکن قرآن بعینہٖ اسی حالت میں ہے - جس میں ۱۳۵۲ سال قبل محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل ہوا تھا - مسلمان کے لئے خدا اور تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے - آپ سے دریافت کیا گیا - کہ کیا مارمن پر افتس پر ایمان لانا بھی اسلام میں ضروری ہے - اس پر آپ ایک لمحہ کے لئے متامل ہوئے اور پھر فرمایا - کہ اسلام میں ہر نبی پر ایمان لانا ضروری ہے صوفی صاحب نے کہا - کہ اسلام میں ایک سے زیادہ بیویاں جائز ہیں - مگر بعض شرائط اور پابندیوں کے ساتھ - لیکن عام طور پر اس اجازت سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا - آپ نے اسلام میں عورت کی حیثیت بیان کرتے ہوئے کہا - کہ وہ سوسائٹی میں مرد کے مساوی درجہ رکھتی ہیں - ایک لڑکی اپنے والد کی وفات پر اس کی جائداد میں حصہ دار ہے - اور شادی کے بعد بھی عورت اس تمام جائداد کی مالک رہتی ہے - جو شادی سے قبل اس کی تھی - ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے - کہ اپنی بیوی کو مہر ادا کرے - جو بہر حال اس کی ملکیت ہوگا - خواہ اسے طلاق بھی کیوں نہ دے دی جائے - گویا اسلام نے عورت کو اقتصادی آزادی دی ہے - اگر آج اسلام کے اصول پر عمل کیا جائے - تو دنیا کی تمام مشکلات کا خاتمہ ہو سکتا ہے - آپ نے سود اور زکوٰۃ کے متعلق اسلامی مسائل کو بالوضاحت بیان کیا -

اس شخص کی بعض باتیں نہایت دلچسپ ہیں - بالخصوص ایک بات ایسی ہے - جس پر بلاشبہ عیسائیوں کی طرف سے پروٹسٹ کیا جاتا - بلکہ بعض پُرجوش عیسائیوں کو غصہ آ جانا بھی ممکن ہے - اور وہ یہ ہے - کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے - بلکہ بے ہوشی کی حالت میں ان کے دوست ان کو اٹھا کر لے گئے اور ایک مقبرہ میں چھپا کر رکھا - جہاں لوشن اور مرہموں کے ذریعہ

## مقام عبرت

چند سال کا واقعہ ہے - کہ بمقام دہلی فتح پوری مسجد کے قریب مولوی عمر الدین صاحب شملوی اور مولوی خدا بخش صاحب غیر احمدی قتل انبیاء کے مسئلہ پر گفتگو کر رہے تھے - دوران گفتگو میں مولوی خدا بخش صاحب نے کہا تمہارے خلیفہ صاحب کا عقیدہ اس بارے میں یہ نہیں - جو تمہارا ہے - اس پر مولوی عمر الدین نے جواب دیا - کہ امام وقت سے اختلاف جائز ہے - اور میں اپنے عقیدہ کو صحیح سمجھتا ہوں - اس پر میں بول اٹھا - کہ مولوی صاحب یہ طریقہ درست نہیں - اس طرح تو نظام سلسلہ کی کوئی وقعت نہیں رہتی - اور خدا تعالےٰ کے قائم کردہ نظام میں انتشار پیدا ہوتا ہے - اگر یہ مان لیا جائے کہ امام وقت سے کسی مسئلہ میں اختلاف جائز ہے - تو پھر اس کی اشاعت تو کسی حالت میں بھی جائز نہیں -

اس پر مولوی عمر الدین نے اپنے خیال پر اصرار کیا - لیکن میں نے صرف اتنا کہا - کہ آپ استغفار پڑھیں - مجھے اس روش میں روحانی جذام کی سی بو آتی ہے - ایسا نہ ہو - کہ وہ بڑھے - افسوس تھوڑے ہی عرصہ میں وہ جذام اتنا بڑھا - کہ مولوی صاحب کو لے ڈوبا - قتل انبیاء کے مسئلہ تک اختلاف محدود نہ رہا - بلکہ جواز سود - جواز انشورنس کفر و اسلام اور ختم نبوت کے مسائل میں پھیلتا گیا - اور آج وہی عمر الدین احمدیت سے کوسوں دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت سے علیحدہ پڑا ہے - پس مقام عبرت ہے -

حقیقی فلاح اور حقیقی کامیابی کامل اطاعت میں اور خدا تعالےٰ کا یہ منشاء مبارک سمجھنے میں ہے - کہ وہ اپنی پاک جماعت کے انتشار کو ہرگز پسند نہیں فرماتا - اور ایسے وجودوں کو جن میں ذرہ بھر بھی تکبر اور نخوت کا مادہ ہو کاٹ کر باہر پھینک دیتا ہے پس مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے نظام پر نگاہ رکھتے ہیں - اور ہر قسم کی ترقی کا راز اطاعت میں مضمر پاتے ہیں :

خاکسار عبد الحکیم احمدی از شملہ

## ورزشی مقابلے

پچھلے ہفتے بٹالہ سے ایک کلب ہاکی اور فٹ بال کے میچ کھیلنے کے لئے قادیان آئی - فٹ بال میچ بٹالہ اور احمدیہ سپورٹس کلب کے درمیان بروز بدھ ہوا جس میں فریقین کی ٹیمیں برابر رہیں مگر ہاکی کے میچ میں احمدیہ کلب نے دو گولوں پر بٹالہ ٹیم پر فتح پائی جمعرات کو منصور فٹ بال کلب اسی ٹیم کے ساتھ فٹ بال کا میچ کھیلنے کے لئے بٹالہ گئی - اور دو گولوں پر اس ٹیم کو شکست دی - اسی روز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# زمیندار جماعتوں میں بیداری

**جماعت احمدیہ ککر کہار۔** ضلع جہلم کے پریذیڈنٹ مستری سلطان بخش صاحب نے بیشتر حصہ چندہ کا باشرح وصول کر کے داخل کرا دیا ہے۔ ابھی کوشش جاری ہے نیز ان کی اہلیہ کی کوشش بھی قابل قدر ہے۔ انہوں نے اس چھوٹے سے گاؤں کے دوسرے گھروں میں جاکر مبلغ ۷/- روپیہ کی رقم چندہ کشمیر کی وصول کر کے داخل کرائی ہے۔ احباب ان ہر دو مخلصین کے لئے دعا فرمائیں

**جماعت رینالہ اسٹیٹ۔** میاں عبد الرزاق صاحب بلڈنگ اوورسیر رینالہ سٹیٹ نے جماعت قائم کی تھی۔ اس وقت صرف سٹیٹ کے احمدی تھے لیکن اب چک نمبر ۲ $\frac{}{1.R.A}$ میں کچھ احمدی آگئے ہیں۔ ان میں بالخصوص سردار حاکم علی خان صاحب رسالدار با اثر ہیں۔ اور چندہ کے انتظام میں اس قدر باقاعدہ ہیں۔ کہ اگر دوستوں کے چندے دیر سے وصول ہوں۔ تو وہ اپنے پاس سے رقم دے کر چندہ وقت پر ادا کر دیتے ہیں۔ اور بعد میں دوستوں سے وصول کر لیتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ اس طرح سے ایک تو چندہ وقت پر ادا ہو جاتا ہے۔ دوسرے دوست میرے مطالبہ پر جلد روپیہ دے دیتے ہیں۔ رسالدار صاحب اپنی پنشن اور پیداوار مربعہ جات ہی پر چندہ باقاعدہ نہیں دیتے بلکہ اپنے بچوں سے اور اپنی اہلیہ سے باقاعدہ دو دو روپیہ ماہوار چندہ لے کر ۶ ماہوار کے حساب سے بجٹ میں درج کرتے ہیں اور ادا کرتے ہیں۔

**جماعت احمدیہ صالح نگر ضلع آگرہ۔** یہ دیہاتی جماعت بہت اخلاص سے کام کر رہی ہے۔ اس علاقہ کی دیہاتی آبادی کی غربت ناقابل بیان ہے۔ مگر یہاں کے غریب احمدی بالخصوص منور احمد صاحب سکرٹری تبلیغ اور سردار خان صاحب اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ اچھا کام کر رہے ہیں۔

# آنریری انسپکٹر بیت المال

## زمیندار جماعتوں میں خاص جد وجہد

مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کا خط برائے تحصیل چندہ آیا تھا۔ گلانوالی۔ دیال گڑھ۔ ہرسیاں۔ تلونڈی جھنگلاں کے متعلق میں نے دریافت کیا ہے۔ مگر پیرو شاہ بوجہ بخار ہو جانے کے اب تک نہیں پہنچ سکا۔

جماعت گلانوالی کا چندہ جمع ہے۔ چوہدری عبد اللہ صاحب سکرٹری عنقریب قادیان جاکر خود داخل کرنے والے ہیں۔ چوہدری حکم الدین صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ دیال گڑھ نے بھی اطلاع دی ہے کہ میں خود عنقریب داخل کرا دوں گا۔ موضع ہرسیاں کا چندہ پہلے ہی داخل ہو چکا ہے۔ تلونڈی جھنگلاں میں تنی باگڑیاں کا چندہ بصورت غلہ جمع ہو چکا ہے۔ تنی جھنگلاں میں کچھ غلہ جمع ہو چکا ہے اور کچھ ہونے والا ہے۔ (ناظر بیت المال)

# کندراپاڑا میں تبلیغی جلوس

خدا کے فضل سے یہاں تبلیغی کام کئی رنگ میں ہو رہا ہے تقسیم اشتہارات سے۔ ہفتہ واری تقریروں سے روزانہ چھوٹی چھوٹی مجلسوں میں جاکر۔ انفرادی ملاقاتیں کر کے۔ کتابیں تقسیم کر کے۔ شہر کے لوگ روز بروز سلسلہ احمدیہ سے زیادہ واقف ہو کر ہم سے دوستانہ تعلقات پیدا کر رہے ہیں۔ حال میں احمدی طلباء کا ایک جلوس مرتب کیا گیا۔ ۶ر جولائی ۵ بجے عصر کے وقت یہ جلوس احمدیہ دار التبلیغ سے روانہ ہوا۔ ایک بڑا جھنڈا میرے ہاتھ میں اور باقی دو جھنڈے اور ایک کپڑے کا سائن بورڈ جس پر اسلام زندہ باد اور کلمہ طیبہ عربی خط میں لکھا تھا۔ طلباء کے ہاتھ میں تھے جب جلوس اللہ اکبر کے نعرے مارتا ہوا روانہ ہوا۔ تو لوگ بکثرت سڑک پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور ایک بڑا مجمع ہو گیا۔ جب نظمیں پڑھنی شروع کیں۔ تو ہجوم میں اور اضافہ ہو گیا۔ اردو کے علاوہ اڑیہ زبان میں بھی ایک نظم پڑھی گئی۔

شہر کے چوک میں جب پہنچے۔ تو سینکڑوں آدمی جلوس کے گرد آ جمع ہوئے۔ وہاں زیادہ دیر ٹھہر کر نظمیں پڑھی گئیں۔ بہت سے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کی خوشخبری پہنچائی گئی۔ اس جلوس کے بعد پہلے سے زیادہ لوگ ہمارے پاس آ کر حالات دریافت کرنے لگ گئے ہیں۔

خاکسار

(قریشی محمد حنیف قمر سکرٹری تبلیغ کندراپاڑا اڑیسہ)


# ضرورت ہے

ملٹن چائے کی فروخت کرنے والوں اور اس کا سٹاک رکھنے کے لئے چند معتبر اشخاص کی ضرورت ہے، ماہوار تنخواہ ایکسو پچاس روپے ہوگی۔ مکان کا کرایہ اور نوکر اس کے علاوہ ہونگے

تمام خط وکتابت انگریزی میں ہونی چاہیے مزید حالات کیلئے منرجہ ذیل پتہ پر لکھا جائے۔

The manager the Milton
House P.O. Box No 6837
Burra Bazar Calcutta

ہر ایک ڈاکٹر و طبیب کے قابل مطالعہ

انجکشن کے طریق علاج کیطرف رہبری کرنیوالی کتاب

# رہنمائے انجکشن

مصنفہ ڈاکٹر مختار احمد ممتاز احمدی ایڈیٹر رسالہ تبصرۃ الاطباء لاہور

اردو زبان میں یہ ایک پہلی کتاب ہے۔ جو انجکشن ٹریٹمنٹ پر بہترین اور مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ انجکشن کے آلات کا استعمال۔ کثیر الاستعمال ادویہ ان کے خواص و فوائد کو نہایت آسان اور واضح طور پر بتایا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ اعلیٰ فوٹو بلاکس سے مزین۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ

کتب خانہ طب جدید میو روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# چندہ کشمیر اور مستورات

اس وقت تک چندہ کشمیر کی آمد باوجود متعدد اعلانات کے اس قدر نہیں ہوئی۔ جس قدر کہ ماہوار خرچ ہو رہا ہے۔ مجبوراً خرچ قرض لے کر کرنا پڑتا ہے۔ جن احمدی جماعتوں سے چندہ کشمیر نہیں آرہا ان کو متوجہ کیا جا رہا ہے۔ خصوصاً زمیندار جماعتیں اس چندہ کو نظرانداز کر رہی ہیں۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہر شہری اور دیہاتی جماعت کے لئے ہے۔ خواہ وہ ہندوستان میں ہو۔ یا ہندوستان سے باہر۔ اور ہر احمدی کے لئے ہے۔ خواہ وہ اپنا چندہ براہ راست بھیج رہا ہو۔ یا کسی جماعت کے ذریعہ۔ خواہ کسی کی آمدنی اقل ترین ہو۔ حتیٰ کہ طالب علم بھی اس چندے سے مستثنیٰ نہیں۔ چندہ کشمیر سب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی تعمیل میں لازمی ہے اور جماعتوں کے تمام عہدے دار خصوصاً سیکرٹری مال و محصل صاحبان اور جہاں لجنہ اماء اللہ کا انتظام ہے۔ وہاں کی لجنہ اماء اللہ بھی اس چندہ کے وصول کرنے کے لئے پابند ہیں۔ پس زمیندار اور شہری جماعتوں کو چندہ کشمیر کے لئے خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

یہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ میاں احمد الدین صاحب زرگر چندہ کشمیر مسلمان مردوں اور عورتوں سے ایک عرصہ سے وصول کر رہے ہیں۔ اور ان کو یہ بھی اجازت ہے۔ کہ احمدی مستورات سے بھی چندہ کشمیر وصول کر لیں۔ کیونکہ مسلمان مستورات کو احمدی مستورات کے ذریعہ ہی اکٹھا کیا جا سکتا ہے اور ایسے موقع پر احمدی مستورات کو چندہ دینا ضروری ہو جاتا ہے پس اس وجہ سے احمدی مستورات سے بھی ان کو چندہ اکٹھا کرنے کی اجازت ہے۔ گذشتہ تین ماہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ایک لمبے دورے کے لئے نکلے ہوئے ہیں۔ اس وقت تک قریب آٹھ سو کے وہ بھیج چکے ہیں انہوں نے ان جماعتوں کی ایک فہرست بھیجی ہے۔ جن کی مستورات سے انہوں نے چندہ وصول کیا ہے۔ چندہ ادا کرنے والی مستورات اور ان احمدی مستورات کا جنہوں نے اس چندے کے فراہم کرانے میں مدد کی ہے۔ ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور فہرست جماعت وار شائع کی جاتی ہے مستورات بٹالہ ۶؎۔ مستورات اوجلہ ۶؎۔ مستورات گورداسپور ۶؎۔ مستورات دھرم کوٹ ۶؎۔ مستورات لاہور ۵؎۔ مستورات قصور ۵؎۔ مستورات فیروزپور ۱۱؎۔ مستورات زیرہ ۶؎۔ مستورات موگا ۶؎۔ مستورات مالیرکوٹلہ ۵؎۔ مستورات دھوری ۱۱؎۔ مستورات نابھہ ۶؎۔ مستورات پٹیالہ ۶؎۔ مستورات بپرادر ۶؎۔ مستورات انبالہ ۵؎۔ مستورات انبالہ چھاؤنی ۱۱؎۔ مستورات جگادھری ۱۲؎۔ مستورات سہارنپور ۵؎۔ مستورات ڈیرہ دون ۱۱؎۔ مستورات شملہ ۱۱؎۔

(فنانشل سکرٹری)

# سر فضل حسین کا جانشین کون ہوگا

معزز معاصر حقیقت لکھنؤ ۲۰ جولائی لکھتا ہے۔

آنریبل سر میاں فضل حسین (ممبر تعلیم حکومت ہند) کا عہدہ قریب ختم ہے۔ چند ہی ماہ کے اندر ان کے جانشین کا انتخاب ہو جائے گا۔ یوں تو اس عہدہ کے کئی امیدوار ہیں مگر دو صاحبوں کے نام اس سلسلہ میں زیادہ لئے جاتے ہیں۔ اور یہ دونوں اس سے قبل سر فضل حسین کی قائم مقامی کر چکے ہیں۔ عام خیال یہی ہے کہ نواب صاحب چھتاری اور چودھری ظفر اللہ خان صاحب میں سے کسی ایک کا تقرر اس عہدہ پر ہوگا۔ لیکن زیادہ قرین قیاس یہی ہے۔ کہ چودھری ظفر اللہ خان ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ کیونکہ اول تو وزیر ہندان کے بڑے معترف ہیں۔ دوسرے یہ کہ لیجسلیٹو اسمبلی میں کانگریس پارٹی کی موجودگی سے گورنمنٹ کو یقیناً اس کی فکر ہوگی۔ کہ وہ قابل ترین مقرر و مقنن کا سر فضل حسین کی جگہ پر تقرر کرے۔ اس لئے نواب صاحب چھتاری کے مقابلہ میں چودھری ظفر اللہ خان کا پلہ بہرحال بھاری معلوم ہوتا ہے۔ جو مسلمہ ہے کہ بہترین مقنن و مقرر ہیں، اور گول میز کانفرنس میں اپنی قابلیت کا سکہ جما چکے ہیں۔

# دیہات کیلئے "تپ توڑ کونین"

ملیریا (موسمی بخار) کا انسداد صرف کونین سے ممکن ہے اور یہی ایک دوا ہے جو ملیریا کے جراثیم کو ہلاک کر دیتی ہے۔ اس لئے اس موذی مرض سے بچنے کے لئے خالص کونین کا استعمال لازمی ہے۔ پنجاب سے ملیریا کو نیست و نابود کرنے کے لئے پنجاب گورنمنٹ خالص کونین کی اسی (۸۰) لاکھ ٹکیاں بازاری نرخ سے کم قیمت پر تقسیم کر رہی ہے۔ بازار میں عام طور پر کونین کی جو ٹکیاں فروخت ہوتی ہیں۔ ان میں چاک ملا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے تمام لوگوں کو سرکار کی مہیا کی ہوئی خالص کونین استعمال کرنی چاہیئے۔ اس کونین کی تین تین گرین کی ٹکیاں بنائی گئی ہیں۔ تاکہ استعمال میں آسانی ہو بچہ کے لئے ایک ٹکیہ۔ عورت کے لئے دو اور مرد کے لئے تین۔ ۱۵ ٹکیوں کے پیکٹ کی قیمت ۳؍ ۴۲ ٹکیوں کی شیشی کی قیمت ۸ آنے اور ۹۰ ٹکیوں کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ ہر پیکٹ اور ہر شیشی پر ملیریا کو اژدہا کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔

اس کے علاوہ کونین کی ہر ٹکیہ پر ہاورڈ ۳ کے الفاظ بھی درج ہیں۔ خریدنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ پیکٹ یا شیشی پر یہ تصویر درج ہے۔ خالص تپ توڑ کونین کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کنندگان مقرر کئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے کونین ہر بڑے گاؤں میں پہنچ جائیگی۔ اور اکثر دوکانداروں سے مل سکیگی

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

# ایک عجیب واقعہ

## ایک شخص ہسپتال کی دوائی پیتے ہی قریب المرگ ہو گیا!

دوست محمد ساکنہ بھوچال کلاں نے اپنے والد صاحب کو کہا کہ میری طبیعت علیل ہے۔ مجھے ہسپتال سے نسخہ جلاب لادو چنانچہ ہسپتال سے جلاب لایا گیا۔ اور مریض مذکور کو پلایا گیا اس جلاب نے اس پر اتنا برا اثر کیا۔ کہ قریب المرگ ہو گیا ہے باوجود حکیموں اور ڈاکٹروں کے علاج کے کچھ افاقہ نہ ہوا۔ سب نے کہہ دیا۔ کہ چند منٹ کا مہمان ہے۔ گھر کے تمام آدمی جمع ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا میرے پاس پنڈت ٹھاکر دت سنہ ماویدیہ لاہور کی بنائی ہوئی امرت دھارا ہے ممکن ہے۔ اس سے فائدہ ہو جائے۔ مریض بالکل بے ہوش پڑا تھا۔ سانس کی رفتار بھی غیر معمولی تھی۔ جونہی امرت دھارا کی دو بوندیں کھانڈ میں ملا کر اس نے مریض کے منہ میں ڈالیں۔ دو منٹ کے بعد فوراً ہوش میں آگیا۔ دوبارہ امرت دھارا لینے کے بعد بالکل اچھا ہو گیا۔ اسی طرح ایک آدمی کا پیشاب بند ہو گیا۔ دو بوندیں دینے سے درد بند ہو کر پیشاب کھل کر آگیا۔ آپ کی ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ امرت دھارا کا یہ کرشمہ دیکھ کر ڈاکٹر۔ حکیم اور تمام لوگ حیران ہو گئے۔ آپ کی امرت دھارا ہر طبیب اور غیر طبیب کے لئے یکساں مفید ہے

(حکیم رام لبھایا نورپور سیتھی)

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نمونہ آٹھ آنے اور منیجر امرت دھارا ۹۳ لاہور سے منگوا سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

## بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیریج کہتے ہیں یہ نہایت ہی موذی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دیئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج مالک دواخانہ رحمانی نے استادی المکرم حضرت نور الدین رضؓ شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ محافظ اٹھرا گولیاں مولانا استادی المکرم نور الدین شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں جب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کر کے قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھئے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ علاوہ محصولڈاک نوٹ:۔ اس دواخانہ کے سرپرست اور نگران حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ہیں۔ لہٰذا تمام ادویہ صحیح اور کامل اور پوری احتیاط سے اور خاص طبی طریق سے تیار کی جاتی ہیں۔ **عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان پنجاب**

# گکرے! گکرے! گکرے!!!

آنکھوں کیلئے کیا ہی تباہ کن مرض ہے۔ اس سے آنکھوں میں کھجلی کی تکلیف رہتی ہے۔ روشنی میں آنکھیں بخوبی کھل نہیں سکتیں۔ نظر آہستہ آہستہ مفقود ہوتی جاتی ہے۔ غرضیکہ اس مرض سے مریض سخت تکلیف میں ہوتا ہے۔ یہ مرض اگر ایک دفعہ جڑ پکڑ جائے۔ تو ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ اور اکثر اوقات اپریشن تک نوبت آجاتی ہے۔ پس اس مرض کا جہاں تک ہو سکے۔ بہت جلدی علاج کرانا چاہیئے سب سے بڑھکر اس مرض کیلئے علاج **سرمہ نورانی** ہے۔ گکرے نئے ہوں یا پرانے۔ سرمہ نورانی کے استعمال سے بہت جلدی دور ہو جاتے ہیں۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر آنے پر قیمت واپس کر دی جائیگی۔ ضرور آزمائش کیجئے۔ اور اس بیش بہا تحفہ سے فائدہ اٹھائیے۔ **سرمہ نورانی** کا روزانہ استعمال نظر کو تیز کرتا ہے جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے قیمت فی شیشی ع علاوہ پیکنگ و محصولڈاک آرکے ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمائیے

**دلکشا منجن** دانتوں اور مسوڑوں کی جملہ امراض کیلئے واحد منجن ہے۔ اس سے پائیوریا جیسا موذی مرض بھی جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ لیکن استقلال کیساتھ استعمال کرنا شرط ہے قیمت فی شیشی

**دلکشا ہیر آئل** بالوں کے لئے ازبس بہترین تیل ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایکر روپیہ ۹ اونس کی شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک ۴ اونس والی دو شیشیاں ایک ہی شیشی جتنے محصولڈاک میں جا سکتی ہیں۔ اس کا ضرور لحاظ رکھا کریں۔

**کناری روز نس** عورتوں اور مردوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے لاثانی ہے قیمت فی شیشی ۲ تین شیشی للعہ تفصیل کے لئے کارخانہ کی مکمل فہرست ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب فرمائیے۔ نوٹ:۔ آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

**دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان**

# اندرون قصبہ میں ایک مکان

## نیلام ہوتا ہے

ایک مکان اندرون قصبہ میں میاں لعل الدین صاحب زرگر کا بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء بروز اتوار نیلام ہوگا۔ جس کی مکانیت و حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ شمالاً شارع عام جنوباً سفید زمین خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب شرقاً مکان میاں نظام الدین صاحب جلد ساز غرباً مکان میاں جھنڈو و عبد اللہ ارائیں یہ مکان دو منزلہ ہے۔

نچلی منزل میں ایک دکان ۹ × ۱۰ فٹ
ڈیوڑھی ۸ × ۱۰ فٹ
ایک صحن مسقف ۲۰ × ۱۴ فٹ
ایک دالان ۱۲ × ۲۰ فٹ
سیڑھیاں پختہ برائے بالاخانہ

کل رقبہ مکان = ۹۳۵ مربع فٹ

### منزل دوم بالاخانہ

ایک کمرہ ۹ × ۱۰ فٹ۔ ایک دالان ۲۰ × ۱۲ فٹ و صحن سفید ۱۶ × ۲۰ فٹ یہ مکان ابھی ابھی نیا بنا ہے۔ دروازے سب رنگ کئے ہوئے ہیں۔ یہ مکان پختہ اور خوبصورت بنا ہوا مسجد مبارک اور مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں واقعہ ہے۔ جو دوست یہ مکان خرید کرنا چاہتے ہوں۔ وہ ۱۲ اگست ۱۹۳۴ء کی تاریخ کو ۱۰ بجے دن کے موقعہ پر حاضر ہو کر بولی دیں۔ نیلام کے ختم ہونے پر ¼ حصہ از نیلام فوراً امور عامہ میں داخل کرنا ہوگا۔ اور بقیہ ¾ حصہ زر نیلام ناظر امور عامہ کی طرف سے منظور ہو جانے پر داخل کرنا پڑے گا

(ناظر امور عامہ)

# ناطہ کیلئے اعلان

ایک عورت جسکی عمر تقریباً ۲۸-۲۹ سال ہے۔ تعلیم قرآن کریم و اردو اچھی طرح رکھتی ہے۔ باسلیقہ نیک شعار ہے۔ اس کے نکاح کی ضرورت ہے درخواست کنندہ مخلص احمدی اور گزارہ کی اچھی صورت رکھتا ہو۔ قوم کا کشمیری اور ضلع امرتسر لاہور گوجرانوالہ سیالکوٹ گورداسپور کا ہو۔ تو ترجیح دی جائیگی۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔ قادیان معرفت سراج دین خادم مسجد اقصیٰ عبد العزیز احمدی معمار تو نکلے

# تجارتی دُنیا میں انقلاب پیدا کرنیوالا اخبار

جو کہ تجارت پیشہ احباب کے علاوہ ہر طبقہ کیلئے بیحد مفید ہے نمونہ مفت

**مینیجر مارکیٹ گزٹ ویکلی کراچی (سندھ)**

# "الفضل" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

# صابن بنانا سیکھو

ولائتی صابن کی مانند نہایت خوبصورت اور خوشبودار جس کو بنانا سیکھ کر آپ تھوڑے ہی عرصہ میں مالا مال ہو سکتے ہیں۔ ہم صابن بنانے کی ترکیب کے ہمراہ تجربہ کیلئے مصالحہ وغیرہ بھی مفت روانہ کرتے ہیں۔ فیس صرف عہ جو کہ بذریعہ منی آرڈر آنا لازمی ہے۔ وی پی ہرگز ارسال نہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر گلشن بہار ایجنسی نمبر ۷ سنت ناله ریاست پٹیالہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قادیان میں نہایت باموقعہ سکنی اراضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوٹھی واقعہ دارالانوار قادیان کے احاطہ کے ساتھ بالکل ملحق جانب شمال کچھ رقبہ مملوکہ مرزا عزیز احمد صاحب و مرزا رشید احمد صاحب قابلِ فروخت موجود ہے۔ جس کے فروخت کرنے کا مالکان کی طرف سے مجھے اختیار دیا گیا ہے لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ یہ اراضی دارالانوار کے ایسے حصہ کے ساتھ ملتی ہے۔ جو قادیان کی پرانی آبادی کے قریب تر ہے۔ اور نہایت باموقعہ اور اعلےٰ درجہ کی زمین ہے۔ قیمت یکشت وصول کی جائے گی ؛ فقط

والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد قادیان ۱۸-۷-۳۷

## کٹ پیس کا فینسی بنڈل صرف بیس روپیہ میں -/20/

اگر آپ بالکل ہی تھوڑی رقم سے اپنا کاروبار کرنا چاہتے ہیں یا گھر کی ضرورت کیواسطے کٹ پیس منگوانا چاہتے ہیں تو حسب ذیل بنڈل منگوا کر معقول فائدہ اٹھائیں ان بنڈلوں سے بہتر دارالمال کسی جگہ سے نہ ملیگا۔ تمام کٹ پیس موسم گرما کے مطابق ہوگا۔

گاڈلی فسٹ بنڈل نمبر 20 وزن ۱۰ پونڈ] اس بنڈل میں کٹ پیس نہایت فیشنی گرمی کے مطابق ہوگا۔ ٹکڑے اگز 5 گز بالکل تمام فیشن ایبل نمبر ون کے قیمت گانٹھ -/20 گاڈلی سیکنڈ بنڈل نمبر 20/5 وزن 5 پونڈ] اس بنڈل میں بھی تمام کٹ پیس زنانہ مردانہ موسم گرما کے مطابق ہوگا۔ مگر تمام کٹ پیس سیکنڈ کوالٹی ہوگا۔ ٹکڑے ۱/۲ گز سے 5 گز قیمت -/20/- گاڈلی تھرڈ بنڈل نمبر 20/3 وزن ۲۰ پونڈ] اس بنڈل میں تمام کٹ پیس چھوٹا یعنی ۱/۲ گز سے 2 گز تک چھینٹ وائل پاپلین لٹھا وغیرہ زنانہ کپڑا ہوگا۔ قیمت -/20/ نوٹ: ہر آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے ورنہ بغیر پیشگی مال روانہ نہ ہوگا۔ کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری معاف

مینیجر گاڈلی کمپنی ہول سیل کٹ پیس مرچنٹس کراچی (سندھ)

## سالانہ رپورٹیں بھجوائی جائیں

نظارت امور عامہ کی سالانہ رپورٹ یکم مئی ۱۹۳۶ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک طیار ہو رہی ہے۔ تمام اضلاع کے امور عامہ کے مہتمم صاحبان اور مقامی جماعتوں کے سکرٹری صاحبان اپنے اپنے کام کی رپورٹ جلد تر طیار کر کے امور عامہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر امور عامہ)

## تجارتی دنیا میں انقلاب پیدا کرنیوالا اخبار

جو کہ تجارت پیشہ اصحاب کے علاوہ ہر طبقہ کیلئے بیحد مفید ہے نمونہ مفت

منیجر مارکیٹ گزٹ ویکلی کراچی (سندھ)

## الفضل میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

# انجمن حمایت اسلام لاہور کی تقریب جوبلی

انجمن حمایت اسلام لاہور جو ایشیا کا نہایت اہم مسلم تعلیمی ادارہ ہے۔ آئندہ ایسٹر کی تعطیل میں اپنی جوبلی کی تقریب منا رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تمام فرقوں کے مسلمان متحد ہو کر اس تقریب کو کامیاب بنائیں گے۔ پچھلے سالانہ جلسے کے موقع پر انجمن نے اپنے موجودہ شعبوں میں ایک زنانہ صنعتی سکول کے اضافے کی تجویز منظور کی تھی۔ اگر جوبلی کے واقع پر یہ تجویز بروئے کار آجائے۔ تو پنجاب کے مسلمانوں کی ایک اہم ضرورت پوری ہو جائے۔

دوسری اہم ضرورت لاہور میں ایک زنانہ مسلم ہائی سکول کے قیام کی ہے۔ مسلمان تعلیمی دوڑ میں ابھی بہت پیچھے ہیں۔ اگر زنانہ صنعتی اور ہائی سکول دونوں چیزوں کا اجرا ہو گیا۔ تو وقت کی بڑی ضرورت کا سرانجام ہو جائے گا ہمیں یقین ہے کہ علامہ سر محمد اقبال۔ جو آنریبل سر شیخ عبدالقادر صدر انجمن کے بعد صدر منتخب ہوئے ہیں اپنے رفیقان کار میں ایک ایسی روح اور جذبہ کار پیدا کر دیں گے۔ کہ انشاء اللہ جوبلی کے موقعے پر دونوں عظیم الشان تجویزیں عملی جامہ پہن لینگی۔

(اسسٹنٹ سکرٹری انجمن حمایت اسلام)

# پرانے قرضوں کے متعلق اعلان

خزانہ بیت المال میں بعض پرانے قرضوں کی رقم جمع ہے۔ جو ابھی تک قرضخواہوں نے واپس نہیں لی بعد تحقیق مستحقین یہ رقم ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۳۲ء کے قرضہ سفر یورپ سے جن دوستوں کی رقم قرضہ انجمن کے ذمہ باقی ہو۔ وہ درخواست معہ ثبوت آخر جولائی ۱۹۳۷ء تک دفتر ہذا میں پیش کریں۔ تا بعد تحقیق ادائیگی کا انتظام کیا جائے۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**اسمبلی** کے اجلاس ۲۴ جولائی میں حکومت کی طرف سے یہ تحریک پیش کی گئی۔ کہ بنگال کریمنل لا امینڈمنٹ بل کو مستقل قانون کی شکل دینے پر غور کیا جائے۔ اگرچہ اس تجویز کی مخالفت بہت ہوئی۔ لیکن آخرکار یہ ۱۷ کے مقابلہ میں ۶۰ ووٹوں کی کثرت سے پاس ہو گئی۔

**کپورتھلہ** سے ۲۴ جولائی کی خبر مظہر ہے۔ کہ کرفیو آرڈر مزید دو ماہ کے لئے نافذ کر دیا گیا ہے۔ ہندوؤں اور سکھوں کا ایک وفد عنقریب ریاست ہائے پنجاب کے ایجنٹ سے ملیگا۔ اور پھر مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے یورپ جائیگا۔

**کپورتھلہ** میں ۲۳ جولائی کو برطانوی ہند کی پولیس نے ریاستی پولیس کی امداد سے ایک ہندو سادھو کو گرفتار کیا۔ جو دو قتل اور تین اغوا کی وارداتوں کی ذمہ وار سمجھی جاتی ہے۔

**وی آنا** سے ۲۴ جولائی کی اطلاع ہے کہ سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے حکومت کے خلاف خوفناک بغاوت کی سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں ایک ہزار سوشلسٹ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ابھی مزید گرفتاریاں جاری ہیں۔ جیلوں میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے کیمپ لگائے گئے ہیں۔ ۱۱۵ بم اور ۱۲ ۳ پونڈ مادہ آتش گیر بھی برآمد ہوا ہے۔

**دارالعوام** میں ۲۳ جولائی کو دریافت کیا گیا۔ کہ کیا سر آغا خاں نے حکومت کرنے کے لئے ہندوستان کا کوئی علاقہ طلب کیا ہے۔ وزیر ہند نے کہا کہ اسمبلی میں حکومت ہند کی طرف سے جو جواب اس سوال کا دیا گیا ہے میں اس میں کوئی اضافہ کرنا نہیں چاہتا۔ پھر سوال کیا گیا کہ وایٹ پیپر کے کسی اور حامی نے بھی کوئی ایسا مطالبہ کیا ہے۔ وزیر ہند نے کہا کہ یہ سوال بالکل ناواجب ہے۔

**وارسا** سے ۲۳ جولائی کی خبر ہے۔ کہ جنوبی پولینڈ میں سیلاب سے سخت تباہی آئی ہے۔ چالیس لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ تمام ملک کا ⅕ حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ اور ابھی پانی اوپر چڑھ رہا ہے۔ شہر وارسا کو بچانے کے لئے سخت جدوجہد کی جا رہی ہے۔ مگر پانی کے ہر لحظہ چڑھنے سے خطرہ بڑھ رہا ہے۔

**ٹوکیو** سے ۲۳ جولائی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنوبی کوریا میں سیلاب کے باعث قریباً ایک لاکھ اشخاص بے خانماں ہو گئے ہیں۔ لیکن جاپان کا ایک حصہ خشک سالی میں مبتلا ہے۔ وہاں کے کسانوں نے حسد کی وجہ سے اپنے پڑوسیوں کے پانی کے تالاب توڑ ڈالے۔ اور حکام پر حملے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ۲۸۵ گرفتاریاں ابھی ہو چکی ہیں۔

**گاندھی جی** کو ۲۳ جولائی کو کانپور میں ایک رجسٹری شدہ نوٹس ملا ہے۔ جس پر ستائیس مارشل کیمپ بنارس کے کیپٹن کے دستخط ہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ آپ ۲۵ جولائی لغایت ۵ اگست بنارس میں داخل نہ ہوں۔ کیونکہ آپ کی آمد سے لوگوں کے مذہبی جذبات میں ہیجان پیدا ہوگا۔ اگر آپ اس نوٹس کی خلاف ورزی کریں۔ تو آپ کو چاہیئے کہ چپ چاپ اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش کر دیں۔ جس طرح گورنمنٹ کے وارنٹ پر کرتے ہیں۔

**بنوں** سے ۲۳ جولائی کی خبر ہے کہ ایک سپاہی رات کے دو بجے خزانہ پر پہرہ دیتے ہوئے بندوق سرہانے رکھ کر ذرا لیٹ گیا۔ اتنے میں ایک پٹھان خاردار جنگلہ پھاند کر اندر آیا۔ اور آہستہ سے بندوق کھینچ کر ناچنے لگا سپاہی کو ہوش تو آ گیا۔ مگر اس ناچ کی وجہ سے اس پر ایسی خود فراموشی طاری ہوئی۔ کہ چپکے کھڑا رہا۔ اور چور ناچتے ہی ناچتے جنگلہ پھاند کر بھاگ گیا۔

**حکومت ہند** نے شملہ سے ۲۴ جولائی کو اعلان کیا ہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر جارج رینکن کا استعفیٰ ۱۰ نومبر ۱۹۳۴ء سے ملک معظم نے منظور کر کے ان کی جگہ مسٹر ایچ ڈربی شائر کا تقرر منظور کر لیا ہے

**حکومت ہند** کے ہوم ممبر نے اسمبلی کے اجلاس میں ۲۴ جولائی کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کلکتہ سے ایک برقیہ موصول ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انڈیمان کے قیدیوں نے گذشتہ ۱۵ یوم سے مقاطعہ جوعی کر رکھا ہے

**حکومت ہند** کے ہوم ممبر سر ہیری ہیگ ۳۱ جولائی کو انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔ اور نومبر ۱۹۳۴ء میں یوپی کے گورنر کی حیثیت سے پھر ہندوستان آئیں گے حکومت پنجاب کے ہوم ممبر مسٹر ہنری کریک حکومت ہند میں آپ کی جگہ لیں گے۔

**انگورہ** کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کمال پاشا ماہ ستمبر میں ماسکو جانے والے ہیں۔ جہاں آپ سرکردہ بالشویکوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں گے۔ اس سفر کے ارادہ کو یورپ میں بہت پولیٹیکل اہمیت دی جا رہی ہے۔

**ہاؤس آف کامنز** میں ۲۴ جولائی کو ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ کہ ابھی اس امر کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ بنگلور کا کچھ حصہ میسور کو دیا جائے گا یا نہیں۔

**دارالعوام** میں ۲۳ جولائی کو بمبئی کی ہڑتال کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے وزیر ہند نے کہا۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ مزدور اقتصادی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ تاہم یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے۔ کہ اس ہڑتال کی ذمہ داری کمیونسٹ لیڈروں پر ہے۔

**سر ہیری ہیگ** ہوم ممبر حکومت ہند نے ۲۵ جولائی کے اجلاس میں جو ان کی ہوم ممبری کا آخری دن تھا۔ سرخ پوشوں کے متعلق سوالات کے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت سرخ پوش تحریک کو انقلابی تحریک یقین کرتی ہے۔ جس کا مقصد انگریزوں کو بزور ہندوستان سے باہر نکالنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت خان عبدالغفار خان کو نہ رہا کرنا چاہتی ہے۔ اور نہ ان پر مقدمہ چلانا پسند کرتی ہے۔ خان موصوف نے خلاف قانون اور خطرناک سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ ان کی رہائی کے لئے یہ ضروری شرط ہے کہ وہ وعدہ کریں۔ کہ دوبارہ کسی گڑبڑ کے پیدا ہونے کا موجب نہ ہونگے۔

**سر آغا خاں** نے جو غیر ممالک میں بسنے والے ہندوستانیوں کے حقوق کی محافظ مجلس کے صدر ہیں پنڈت مالویہ کو تار دیا تھا۔ کہ زنجبار کے ہندوستانیوں کے ساتھ جو غیر منصفانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ایک وفد وائسرائے کے پاس لے جایا جائے۔ چنانچہ شملہ سے ۲۵ جولائی کی اطلاع ہے کہ ایسا وفد لے جانے کا فیصلہ ہو گیا ہے اسمبلی کے تینوں پارٹیوں کے لیڈر اس میں شامل ہونگے۔ وفد سر فضل حسین سے ملاقات کر چکا ہے۔

**جودھپور** کے جینی سادھوؤں میں کشمکش کو دور کرانے کے لئے وہاں کے ایک سادھو نے برت رکھا ہوا ہے جس پر ۲۵ جولائی کی اطلاع کے مطابق ۱۶۰ دن گذر چکے ہیں۔ تاحال صلح صفائی نہیں ہوئی۔

**کپورتھلہ** سے ۲۵ جولائی کی خبر ہے۔ کہ گذشتہ شورش میں جو احراری سزایاب ہوئے تھے۔ وہ معافی نامے داخل کر رہے ہیں۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ انہیں معافی مل جائے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**خان عبدالغفار خان** کے متعلق سر ہیری ہیگ نے ۱۸ جولائی کو اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ مستقبل میں میں کوئی ایسا وقت نہیں دیکھ سکتا۔ جب سرحدی گورنمنٹ اس بات کو کہ وہ واپس اپنے صوبہ میں جائیں خالی از خطرہ محسوس کرے

**اسمبلی** میں ۱۹ جولائی کو قانون کارخانہ جات جیسا کہ اس میں بحث کے دوران میں ترمیم کی گئی تھی۔ پاس کر دیا گیا

**کلکتہ** میں ۱۹ جولائی کو انٹی گاندھی لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اس مضمون کے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ کہ ہم گاندھی ازم کو مٹانا چاہتے ہیں۔

**بمبئی** سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ کلیان کی ایک عدالت میں ایک ہندو شخص بھاؤ کرشنا کے خلاف اس الزام کے ماتحت مقدمہ چل رہا ہے۔ کہ اس نے اپنی بیوی کو بیل کی جگہ ہل میں جوتا۔ جب وہ تھک کر چلنا بند کر دیتی۔ تو اس کی پیٹھ میں سوئیاں چبھوئی جاتیں۔

**علیگڑھ** یونیورسٹی میں ۱۹ جولائی کی اطلاع کے مطابق داخلہ کی آخری تاریخ ۸ اگست تک بڑھا دی گئی ہے

**برطانی کابینۂ وزارت** نے لنڈن سے ۱۸ جولائی کی اطلاع کے مطابق رائل ایرفورس کی توسیع کے پروگرام کو منظور کر لیا ہے۔ امید ہے کہ ایک سال کے عرصہ میں رائل ایر فورس میں ۵۰ ہوائی دستوں یعنی چھ سو طیاروں کی ایزادی کر دی جائے گی۔

**گاندھی جی** کلکتہ جاتے ہوئے جب ۱۸ جولائی کو کان پور سے گذرے۔ تو پلیٹ فارم پر آپ کے خلاف سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا گیا

**کپور تھلہ** کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ چوہدری عبدالعزیز بیگووالیہ اور اس کے رفقائے کار کو انقلابی سرگرمیوں کی پاداش میں جو انہوں نے دو سال تک جاری رکھیں۔ دو ماہ تک آہنی طوق و سلاسل میں جکڑے رہنے دیا جائے۔ مابعد اگر ان کا رویہ تسلی بخش ہو تو آہنی طوق و سلاسل سے رہائی دے دی جائے۔ لیکن سلوک بہر حال وہی کیا جائے۔ جو عام قیدیوں سے کیا جاتا ہے،

**بمبئی پولیس** نے ۱۸ جولائی کی اطلاع کے مطابق جرائم کے انسداد اور مجرموں کی شناخت کے لئے ریڈیو کا استعمال منظور کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں چند تجربات بھی کئے گئے ہیں جو مفید ثابت ہوئے ہیں۔

**جنیوا** میں ۱۸ جولائی کو حکومت برطانیہ کے اقتصادی مشیر اعلیٰ سر فریڈرک نے لیگ کی اقتصادی مجلس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں اس امر کا کوئی امکان نہیں کہ برطانیہ سابقہ معیار طلائی پھر جاری کرے۔

**احمد آباد** کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مس میو مصنفہ مدر انڈیا نے ایک شخص کو لکھا ہے کہ وہ نومبر کے آخر میں امریکہ سے روانہ ہو گی۔ اور دسمبر کے وسط میں ہندوستان پہنچے گی۔

**قاہرہ** سے ۱۷ جولائی کی اطلاع ہے کہ حکومت مصر کو روئی کے کاروبار میں ۱۹۲۶ء سے لے کر اب تک نوے لاکھ پونڈ کا خسارہ ہو چکا ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ جولائی کے آخر میں جب روئی کے باقی ماندہ چند ہزار گٹھوں کا حساب کتاب طے ہو جائے گا۔ حکومت اس تجارت سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جائے گی۔

**آل انڈیا مسلم لیگ** کی کونسل کا ایک اجلاس شملہ سے ۱۸ جولائی کی اطلاع کے مطابق گرینڈ ہوٹل شملہ میں ۳ اگست کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اس میں ملک کی موجودہ سیاسی فضا اور آئندہ انتخابات کے متعلق لائحہ عمل کے مرتب کرنے پر غور کیا جائے گا۔

**سابق قیصر جرمنی** کے متعلق "ڈیلی ہیرلڈ" لنڈن کا سپیشل نامہ نگار مقیم ڈورن لکھتا ہے کہ انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ بہت ممکن ہے کہ سال آئندہ کے آغاز کے ساتھ میں جرمنی میں واپس چلا جاؤں۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ حکمران کی حیثیت میں جائے یا عام شہری کی حیثیت میں۔ یہ امر ضروری ہے کہ قیصر واپس جائیگا۔ اور گو ہٹلر نے بظاہر بغاوت کو دبا دیا ہے۔ مگر تعجب نہ ہو گا اگر اس سال پھر بغاوت پھوٹ پڑے۔

**مسٹر مٹکاف** نے ۱۹ جولائی کو اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مونٹ ایورسٹ پر چڑھنے کے لئے کوئی اور مہم لانے کی فی الحال کوئی تجویز نہیں۔

**پنجاب ہائیکورٹ** ۱۹ جولائی سے تعطیلات گرما کے سلسلہ میں بند ہو گئی۔ مسٹر ینگ چیف جسٹس۔ جسٹس کولڈسٹریم اور جسٹس آغا حیدر انگلستان روانہ ہو گئے ہیں

**سری نگر** سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ کہ نانگا پربت پر چڑھنے والی پارٹی کے تین جرمن ممبر اور قلی ہلاک ہو گئے ہیں۔

**چوہدری ظفر اللہ خان صاحب** کے متعلق لنڈن سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ انہوں نے لارڈ و لیڈی ولنگڈن کے اعزاز میں ۱۹ جولائی کو ایک ڈنر دیا۔ جس میں بہت سے معززین شامل ہوئے۔

**رام پور** کے پبلک انفارمیشن آفیسر کی اطلاع ہے کہ رام پور تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے بعد کونسل آف ایڈمنسٹریشن نے احکام جاری کئے ہیں کہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو پنجاب واپس کر دیا جائے۔ اور سرکل انسپکٹر کو جس کے رویہ پر رپورٹ میں سخت نکتہ چینی کی گئی ہے۔ ڈسچارج کیا جائے۔ تجویز کی گئی ہے کہ ان دونوں کی جگہ رام پور میں ٹرینڈ پولیس افسر مقرر کئے جائیں۔ سیٹ پولیس فورس کی تنظیم کے لئے انڈین پولیس کے مسٹر کیمپ کی خدمات بطور ڈپٹی انسپکٹر جنرل مستعار لی گئی ہیں

**ہندو پروفیشن بل** کے متعلق سر ہیری ہیگ نے اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا۔ کہ جون کے اختتام تک اس کے خلاف ۲۴۰۶۸ اور اس کی تائید میں صرف ۴۰ آرا موصول ہوئیں۔ بہت سے لوگوں نے تاروں کے ذریعہ بل کے خلاف رائے دی ہے۔

**لاہور** سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ وہاں دسمبر ۱۹۳۴ء میں ایک سودیشی نمائش منعقد ہو گی۔

**نینی تال** کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ امسال صوبہ یوپی میں ایف اے کے امتحان میں ۱۲۰ لڑکیاں شامل ہوئیں جن میں سے ۹۱ پاس ہوئیں۔ اسی طرح میٹرکولیشن کے امتحان میں ۲۴۴ لڑکیاں شامل ہوئیں۔ جن میں سے ۱۶۳ کامیاب ہوئیں۔

**راولپنڈی** سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ صوبہ سرحد کی پہاڑی ریاست پھلڑا کے ولی عہد خان عبدالطیف خان نے اپنی ریاست میں بیگار سسٹم کو جس کے ماتحت روزانہ لوگوں سے کام لیا جاتا تھا۔ سوائے ایک دن کے باقی تمام دنوں کے لئے اڑا دیا ہے۔ زمین بھی جو پہلے بیگاروں سے کاشت کرائی جاتی تھی۔ اب باقاعدہ مزارعین سے کاشت کرائی جائے گی۔

**کینساس** امریکہ سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ ۲۹ روز سے مطلقاً بارش نہیں ہوئی۔ اور درجہ حرارت سایہ میں ۱۱۷ تک پہنچ گیا ہے۔ شدت گرمی سے مویشی اور انسان مر رہے ہیں۔ کسان اپنے جاں بلب مویشیوں کو گولی مار مار کر ہلاک کر رہے ہیں۔ بعض علاقوں میں پانی کی سخت قلت ہے۔ جس سے درجنوں آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی